Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41-42

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ

17/10 شعبان 1423 ہجری/14/7/اخاء 1382 ہش 14/7/اکتوبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 4/اکتوبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مسجد کا افتتاح فرماتے ہوئے مساجد کی اہمیت اور ان میں عبادت کی طرف توجہ دلائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

نئے دور میں تعمیر ہونے والی مساجد میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد

مسجد "بیت الفتوح" لنڈن کا عظیم الشان اور مبارک افتتاح

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ مسجد کا افتتاح فرمایا

اکیسویں صدی کی تمام سہولیات سے آراستہ اس مسجد اور اس کے ہال میں دس ہزار نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے

لنڈن (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3/اکتوبر کو جماعت احمدیہ کی طرف سے نئی تعمیر شدہ یورپ کی سب سے بڑی مسجد میں تاریخی خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اس نہایت خوبصورت اور وسیع اور مبارک مسجد کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج خطبہ جمعہ کے ساتھ اُس تاریخی مسجد کا افتتاح کیا جا رہا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح رکھا ہے الحمد للہ۔

حضور پر نور نے اس مسجد کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1995 میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مسجد بیت الفتوح کی تعمیر کی تحریک فرمائی تھی اور جماعت کو پانچ ملین پاؤنڈ چندہ کی تحریک کی تھی چنانچہ 1996 میں یہ رقبہ خریدا گیا اور اکتوبر 1999ء میں آپ رحمہ اللہ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا جس کیلئے مسجد مبارک قادیان سے بنیادی اینٹ منگوائی گئی تھی۔ فروری 2001 میں حضورؒ نے اس کی انتظامیہ میں تبدیلی فرمائی اور مزید پانچ ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جن جن لوگوں نے جس جس رنگ میں اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر میں بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ بھی ہوا ہے اور خاص طور پر قادیان اور جرمنی کے خدام نے بھی اس وقار عمل میں حصہ لیا وہ سب ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

ہمیں مستقل جدوجہد کر کے جماعت احمدیہ کی مساجد کو آباد رکھنا ہوگا
اور یہاں سے پیار و محبت کے پیغام دنیا کو دینے ہوں گے

حضور اقدس نے فرمایا کہ مسجد کا مسقف حصہ 3500 مربع میٹر ہے جس میں قریباً چار ہزار لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں اس کے ساتھ ہال بھی ہیں اگر ان کو شامل کر لیا جائے تو کم و بیش دس ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی یہاں گنجائش ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت تک یہ یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے جو اسلامی روایات کے تحت اکیسویں صدی کی تمام ترجدید سہولیات سے آراستہ ہے اللہ کرے یہ مسجد اسلام کے حسن کا نمونہ پیش کرنے والی ہو اور نیک فطرت لوگ اس میں داخل ہوں جن کے دلوں میں تقویٰ ہو اور اگلی نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا کرنے والے ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کی ابتداء درج ذیل آیت کریمہ سے کی۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ۔
فَرِیْقًا ھَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ سورۃ الاعراف آیت ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لوٹو گے۔

ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہو گئی یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا ہے۔ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے
ہمیں مساجد کو امن و آشتی صلح محبت کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔

پھر فرمایا۔ صرف مسجد بنا کر کام ختم نہیں ہو گیا۔ ہر احمدی کو میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ کے امام کو مان کر ہم لوگ خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جن کو خدا نے صحابہ کرام سے ملنے کی خوشخبری دی ہے اس لحاظ سے ہمیں مستقل جدوجہد کر کے جماعت احمدیہ کی مساجد کو آباد رکھنا ہوگا اور یہاں سے پیار و محبت کے پیغام دنیا کو دینے ہوں گے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اُن میں اللہ نے سب سے پہلے انصاف کا حکم دیا ہے فرمایا جو شخص معاشرے میں انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو پورا کر کے پھر اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرے گا تو مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پگھل رہا ہوگا۔ اس طرح حقوق اللہ کی ادائیگی کرنے والوں سے یقیناً حقوق العباد بھی ادا ہوں گے۔ تو ایسے لوگوں کو حقوق اللہ توجہ دلا رہے ہوں گے کہ حقوق العباد بھی ادا کرو۔

حضور اقدس نے احادیث کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دارا سنگھ کا ہندتو!

بالآخر آسٹریلین عیسائی مشنری اور اس کے دو بیٹوں کو جلا کر مار ڈالنے والے دارا سنگھ کو سزائے موت مل ہی گئی۔ دارا سنگھ کے ساتھ اس کے ۱۲ ساتھیوں کو عمر قید کی سزا ملی ہے۔ لیکن دارا سنگھ کا کہنا یہ ہے کہ وہ تو ھندتو کی بھینٹ چڑھ گیا ہے اس نے جو کچھ بھی کیا ھندو دھرم کی رکشا اور حفاظت کی خاطر کیا۔ عیسائی مشنری ھندوستان میں لالچ دیکر ھندو دھرم کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی عیسائی مشنری ایسا کرے لہٰذا اس نے ھندتو کی خاطر خوف وحراس پھیلا کر عیسائی دھرم کا پرچار روکنے کی ایک اچھی کوشش کی ہے۔

آسٹریلین پادری جو ایک عرصہ سے اُڑیسہ میں کوڑھ کی بیماری کے خاتمہ کیلئے کوششوں میں مصروف تھے اور کوڑھیوں کی خدمت میں لگے ہوئے تھے ان کی اس خدمت کو دیکھ کر بہت سے لوگ ان کے مشن کے ساتھ جُڑ گئے تھے۔ اور یہی بات دارا سنگھ اور اس کے ساتھیوں کو بُری لگی۔ اور اس نے ۲۲ رجنوری ۱۹۹۹ء کو پادری موصوف اور اس کے دو بچوں کو زندہ جلا دیا اور ٹھیک تین سال بعد ۲۲ رستمبر کو رویندر پال عرف دارا سنگھ کو موت کی سزا سنائی گئی۔

بڑی عجیب بات ہے کہ حال ہی میں بعض انتہا پسند ھندو تنظیموں کی جانب سے لالچ اور خوف سے تبدیلی مذہب پر پابندی عائد کرنے کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کیا گیا اور تامل ناڈو کی حکومت نے اس بات سے متاثر ہو کر تبدیلی مذہب پر روک بھی لگا دی، لیکن اس معاملہ میں تو ان کے اپنے بنائے ہوئے تبدیلی مذہب کے قانون کے متعلق غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونوں ہی فریق غلطی پر ہیں عیسائی مشنری نے اگر لالچ دیکر تبدیلی مذہب کرنا تھا تو دارا سنگھ جیسے انتہا پسند خوف وحراس پھیلا کر تبدیلی مذہب کو روکتے ہیں۔

مذہب کیا اتنی گھٹیا چیز ہے کہ اس کو لالچ سے قبول کیا جانا چاہئے؟ یا اگر کوئی خوف وحراس پھیلائے تو اپنے من پسند مذہب کو قبول کرنے سے باز آجانا چاہئے؟ دراصل ایسا سوچنے والوں نے مذہب کی حقیقت کو ہی نہیں سمجھا ہے۔ کسی بھی مذہب کو قبول کرنا تو دل میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کا معاملہ ہے۔ اور دل کے اندر جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے نہ تو وہ لالچ سے پیدا کی جاسکتی ہے اور نہ خوف پھیلا کر اس سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار مکہ کے خلاف ایک نئے مذہب کا اعلان کیا تو آپ کے مخالفین نے آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہ کیلئے ان ہر دو حربوں کا بخوبی استعمال کیا۔ انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لالچ دیا کہ آپ دین اسلام کی تبلیغ چھوڑ دیں تو ہم آپ کی ہر خواہش پوری کر دیں گے اگر آپ کو مال کی خواہش ہو تو آپ کو اس قدر مال عطا کریں گے کہ آپ مکہ اور اس کے اردگرد سب سے مالدار شخص بن جائیں گے۔ اگر آپ کو کسی حسین عورت کی خواہش ہو تو کسی حسین ترین عورت سے آپ کی شادی کرا دیتے ہیں اور اگر آپ لیڈری چاہتے ہوں تو بس آپ ایک مرتبہ اپنے مذہب کو چھوڑ دیں ہم سب آپ کو اپنا معزز ترین لیڈر مان لیتے ہیں۔ لیکن ان سب پیشکشوں کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہمت وحوصلے اور عزم واستقلال سے جواب دیا اے اہل مکہ تم مجھے میرے مذہب کو چھوڑنے کیلئے مجبور کرتے ہو اور مجھے ہر طرح کا دنیوی لالچ دے رہے ہو لیکن یاد رکھو کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند بھی لا کر رکھ دو تو بھی میں اس مذہب پر ایمان لانے سے رُک نہیں سکتا جو خداوند حکیم وخبیر نے مجھے عطا فرمایا ہے۔

رؤساء مکہ نے فیصلہ کیا کہ لالچ سے تو کسی طرح یہ شخص اپنا مذہب چھوڑنے کیلئے تیار نہیں اب ڈراوں دھمکیوں گالی گلوچ اور قتل وغارت کا سلسلہ جاری کیا جائے چنانچہ انہوں نے آپ کو اور آپ کے صحابہ کو طرح طرح کی اذیتیں اور خوفناک تکالیف دینا شروع کیں اور ان تکالیف کے سہنے میں معصوم بچے اور عورتیں تک شامل تھے اگر ان تکالیف کی تفصیل بیان کی جائے تو ایک لمبا سلسلہ چل نکلے گا بس اس موقعہ پر یہی کہنا کافی ہے کہ کوئی بھی ایسی تکلیف اور اذیت نہیں تھی جو وہ اپنی طاقت واستعداد کے مطابق پہنچا سکتے ہوں اور انہوں نے نہ پہنچائی ہو۔

یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا ہوا کہ ان کے مدمقابل ہمیشہ ہی اُن سے ان کا مذہب خوف اور لالچ کے ہتھیاروں سے چھڑاتے رہے ہیں۔ لیکن انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ ہی یہ تعلیم دی ہے کہ مذہب کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے جو دل سے تعلق رکھتا ہے جب ایک بار ایک انسان اس کو اپنا لیتا ہے تو چاہے قتل کر دیا جائے آروں سے چروا دیا جائے وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا چنانچہ تاریخ مذاہب عالم اس پر شاہد ناطق ہے۔

پس آج اگر کوئی کسی پر مذہب کے معاملہ میں زبردستی کرے، ھندو اگر عیسائیوں پر زبردستی کریں، اس بناء پر کہ وہ اپنا مذہب پھیلا رہے ہیں ان کو زندہ جلائیں، تو یاد رکھو کہ ہی ہمارے رشیوں منیوں کی تعلیم نہیں ہے اگر مسلمان کسی غیر مذہب والے کو زبردستی مسلمان کریں اور اس سے اس کا مذہب چھڑوانے کی کوشش کریں تو وہ یاد رکھیں کہ یہ تعلیم ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہیں ہے۔

ہمارے آج کے دور کی بدقسمتی یہ ہے کہ کیا ھندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی اور کیا یہودی سب ہی اس بیماری کا شکار ہیں کہ اپنے مذہب کی تو تشہیر وتبلیغ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہرگز نہیں چاہتے کہ دوسرا بھی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر احمد زائر شورت کشمیر

میرے دل کی تو ہی ہے آرزو　　میرے عشق کی ہے تو جستجو
مجھے کیا کسی کا خیال ہو　　ہے خیال میں میرے تو ہی تو
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تیرے واسطے بنے دو جہاں　　یہ زمین اور یہ آسماں
تیرے دم سے سارا یہ سلسلہ　　شب و روز میں ہے رواں دواں
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تیرا خُلق سب سے عظیم ہے　　تو تو بعدِ رب کریم ہے
تو نے فرش کو بھی دی زینتیں　　تو تو عرش پر بھی مقیم ہے
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تیرے آنے سے یہ ہوا چلی　　تو کلی کلی یہاں کھل اُٹھی
سبھی مُردے قبروں سے جی اُٹھے　　تیرے ساتھ آئی ہے زندگی
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

کوئی تیرا ہمسر ہی نہیں　　کوئی تجھ سے بڑھ کر بھی نہیں
نہیں تجھ سے پہلے بھی تھا کوئی　　تیرے بعد بھی نہیں جی نہیں
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

پھروں داعی بن کے اِدھر اُدھر　　کہوں گاؤں گاؤں شہر شہر
کہ ہے تو ہی خاتم انبیاء　　کہ ہے ایک تو خیر البشرؐ
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تو ہے بادشاہ دو جہان کا　　تو رسول امن و امان کا
تو مرے خدا کا حبیبؐ ہے　　تو نبی عظیم ہے شان کا
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تو نے جینا دکھا کے سکھا دیا　　ہمیں تو نے انساں بنا دیا
ہم خاک پر تھے پڑے ہوئے　　تو نے آسماں پہ اُٹھا دیا
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تیری رحمتیں بے انتہا　　تو وجود شفقت و پیار کا
تیرا سایہ ڈھونڈیں کے حشر میں　　تجھے حوض کوثر ہے عطا
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

تیرے راستوں پہ میں گھوم لوں　　تیرا نام لے لے کے جھوم لوں
مجھے بھی مدینے بلا تو لے　　تیرا روضہ آنکھوں سے چوم لوں
صَلُّوعَلَیہِ وَآلِہٖ

اور جہاں جس کو حکومت وسطوت حاصل ہے یا جہاں پر جس کا رعب ودبدبہ ہے یا عددی غلبہ ہے وہ ایسا کرنے سے نہیں چوکتا۔

اگر پاکستان کی جماعت اسلامی اور دیوبندی جماعت اور ان سے جڑی ہوئی جہادی تنظیمیں اس بات کی قائل ہیں کہ مرتد کی سزا قتل ہے تو ھندو اور عیسائیوں کی انتہا پسند تنظیمیں بھی پیچھے نہیں جو آئے دن یہ بیانات داغتی رہتی ہیں کہ مسلمانوں کو اس ملک میں ھندو بن کر رہنا ہوگا اور ھندتو کے پیچھے چلنا ہوگا۔ اور پھر ان بیانات کو ملک بھر میں پھیلایا جاتا ہے، اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے دلوں میں ایسے اشتعال انگیز بیانات راسخ کئے جاتے ہیں، انہیں باور کرایا جاتا ہے کہ ان کے بزرگوں کی یہی تعلیم ہے۔

پھر اس تعلیم کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں دارا سنگھ جیسے ''معصوم'' اور ان پڑھ نوجوان اور جنون سے بھرے ہوئے طالبان، اور جدھر جدھر یہ لوگ جاتے ہیں فساد، اشتعال اور غارت گری وقتال کا بازار گرم کرتے چلے جاتے ہیں۔

ہم ان نوجوانوں کو معصوم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بےقصور و بےروزگار انسان دراصل خود یہ کام نہیں کرتے بلکہ یہ تو صرف کٹھ پتلیاں ہوتی ہیں جو بالآخر پھانسی پر چڑھنے یا بندوق کا نشانہ بنانے کے بعد خود بھی اس کا نشانہ بننے کیلئے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے تو دراصل دماغ ہے ان پنڈتوں، مولویوں یا انتہا پسند لیڈروں کا جو ایسے گھناؤنے اور اشتعال انگیز اور قابل نفرت خیالات پھیلا کر خود تو ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور بلٹ پروف جیکٹیں پہن کر کاروں میں گھومتے ہیں اور ان بےتعلیم بےروزگار نوجوانوں کو گلیوں میں لڑنے مرنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ایسے لیڈروں کے کچھ ایسے بیانات اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے جس سے وہ دارا سنگھ جیسے نوجوانوں کے پیچھے کے دماغوں کو سمجھ سکیں گے۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

ایمان، یقین، معرفت اور رشتہ تودّد و تعارف کی ترقی کیلئے جلسہ میں شامل ہوں

جلسہ کے بابرکت ایام کو ذکر الٰہی، درود شریف اور بکثرت استغفار پڑھنے میں گزاریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۵؍جولائی ۲۰۰۳ء مطابق ۲۵؍وفا ۱۳۸۲ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ انگلستان اپنا ۳۷واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے، جو آج سے شروع ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی روایات بھی ہمیشہ کی طرح وہی رہیں جو ایک سو بارہ سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمائی تھیں۔ اور اس للّٰہی جلسے کو عام دنیاوی میلوں اور تماشوں سے الگ ایک ایسا جلسہ قرار دیا تھا جس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب مَیں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایسے ارشادات پیش کرتا ہوں جن میں ان جلسوں کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ان کے انتظام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۰ اور ۴۴۳)

آپؑ نے فرمایا:- ”سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے باعث ضُعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:- ”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ 1891ء روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔“ (اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

آپؑ فرماتے ہیں:- ”...... اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۳۰۲۔۳۰۳)

آپؑ نے اسی بارہ میں مزید فرمایا: ”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔“

نیز فرمایا: ”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

الحمدللہ! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ پیاری جماعت اس عشق ومحبت کی وجہ سے اور اس تعلیم اور تربیت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کی ہے، آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک تڑپ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ اور جہاں خلیفۃ المسیح موجود ہو وہاں تو وہ ضرور آنا چاہتے ہیں اور بڑی تڑپ کے ساتھ آتے ہیں، بڑے اخراجات کر کے آتے ہیں۔ لیکن حالات کی وجہ سے باوجود خواہش اور تڑپ کے لاکھوں کروڑوں احمدی ایسے بھی ہیں جو پرشکستہ اور اپنی خواہشوں کو دبائے بیٹھے ہیں اور اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کے لئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا، رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے، اس میں کبھی کمی نہ آئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کو خالصۃً للّٰہی جلسہ ہونے کی خواہش اور دعا کی ہے جس میں ہماری روحانی اور علمی ترقی کی باتوں کے علاوہ تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور اس کا ایک بہت بڑا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپس میں محبت واخوت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا، اپنے بھائی کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اپنے حق چھوڑنے کا حوصلہ رکھنا بھی آپس میں محبت واخوت کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو خوش خلقی اور خوش مزاجی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایک

دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنے اندر زیادہ سے زیادہ برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ معیار پیدا ہو جائیں۔ لیکن یہ معیار کس طرح پیدا ہوں، کس طرح ایک دوسرے کی خاطر قربانی دی جائے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہرا وے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت و تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے، اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جوانمردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......"۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد۶، صفحہ ۳۹۵،۳۹۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی، اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۳ء کے بعض الہامات جن میں جماعت کی ترقی کی خوشخبریاں ہیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے۔ پس ان خوشخبریوں کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اور دعاؤں پر بھی بہت زیادہ زور دیں۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم پر۔

جنوری ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: "اول ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہوگئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

يُبْدِىْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ۔

یعنی خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۸۔۴۴۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ہی ایک الہام ہے: جَآءَ نِيْ آئِلٌ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ فرمایا کہ آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔ پھر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا۔ اور ٹوٹ کر پڑے گا اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا۔

آپ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آئل اصل میں اَیَالَت سے ہے۔ یعنی اصلاح کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا، آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے۔ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ تَمَشّٰى اَمَامَكَ وَعَادٰى كُلَّ مَنْ عَادٰى۔ وہ کریم ہے۔ تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لغت میں مل نہ سکتا ہوگا۔ یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہوگا۔ اس لئے الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۴۹۔۴۵۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔ وَاِنَّهٗ بَشَّرَنِيْ وَقَالَ "لَا اُبْقِيْ لَكَ فِي الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ وَقَالَ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ الْوَلِيُّ الرَّحْمٰنُ۔ ترجمہ: اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا مَیں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔ اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا۔ اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۵۲۔۴۵۳ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ایک الہام ہے۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ يَاجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۴۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ پہاڑ و اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔

جنوری (۱۹۰۳ء) میں ایک رؤیا ہے۔ ان کا ذکر اس طرح ہے کہ حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے، گاڑیاں، رتھوں پر ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"۔ یعنی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ ضرور میرے لئے راستہ نکالے گا۔

پھر جنوری ۱۹۰۳ء میں ہی ہے۔ فرماتے ہیں: مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم دین کے مقدمہ کے بارہ میں آخری نتیجہ کیا ہوا۔ اور مَیں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں تَفْصِيْلُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْبَاسِ بَعْدَ مَا اَشَعْنَاهُ فِي النَّاسِ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّاءِ الْحَيَاةِ۔ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ یعنی تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے بعد اس کے کہ

نونیت جیولرز
اللّٰہ الیس بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۲۸ر جنوری ۱۹۰۳ء کو آپ نے فرمایا کہ آج صبح کو الہام ہوا: "سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا"۔ اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے۔ مَیں نے کہا کہ عید کے دن پہنوں گا۔ فرماتے ہیں کہ الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے"۔

جنوری ۱۹۰۳ء کا یہ الہام ہے۔ "اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۔اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ ۔یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاةِ۔ وصَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا"۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

پھر آپ فرماتے ہیں ۳۰ر جنوری ۱۹۰۳ء کی بات ہے۔" اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکلتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے۔ اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی"۔

فروری ۱۹۰۳ء کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے۔ "سَنُنْجِیْکَ۔سَنُعْلِیْکَ۔ اِنِّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ سُمِعَ الدُّعَاءُ ۔اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ دُعَاءُکَ مُسْتَجَابٌ ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ "۔ ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۵۹۔۴۶۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر فروری کا ایک الہام ہے۔" اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ"۔ اس کا ترجمہ ہے کہ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ کچھ ترجمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کیا ہے۔ بقیہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مَیں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۲۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔ فرمایا: "یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰهُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرُکَ"۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کر دے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر مارچ ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔" اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا"۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اپریل ۱۹۰۳ء میں پھر یہ الہام ہے: "رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا"۔ اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷۱۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اگست ۱۹۰۳ء ہی کا ایک الہام ہے "یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ شَاْنِکَ ۔قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا ۔اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۔اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ"۔ تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے تُو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے انہیں کھول دیا۔ کیا تو نہیں دیکھے گا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تُو فتح کے موقع پر آیا۔ (تذکرہ صفحہ ۴۸۰۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اکتوبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے "اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ۔فَخر اَحْمَد۔اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔ اس کا ترجمہ ہے: مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر۔ مَیں نے خدائے رحمان کے لئے روزہ کی منت مانی۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۵۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

نومبر ۱۹۰۳ء میں الہام ہوا: "میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہوا"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۸۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۲۶ر نومبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام اس طرح ہے: "لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَةُ"۔ تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۸۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آپ فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی .... ۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے ...... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی ...... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۳۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

دسمبر ۱۹۰۳ء میں آپ کے الہام کا ذکر آتا ہے کہ "حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے، ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی۔ جس پر یہ الہام ہوا "فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ"۔ پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۹۔۵۰۰۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رؤیا، الہامات، پیش خبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مثلاً سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کا نشان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا ہے، اس کی خاک اڑتے دیکھی، اس کی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے۔ تو کئی ایسے نشانات ہیں جن سے ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلد بازی سے کام نہ لو۔ یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں آؤں گا اور ضرور آؤں گا۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جب اس نے کہہ دیا کہ مَیں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی۔ ہاں ایک شرط ہے کہ ہم سچے دل سے اس پر ایمان لے آئیں، اسی کے ہو جائیں۔ اس کا خوف، اس کی خشیت ہم پر طاری ہو۔ ہر معاملہ میں تقویٰ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو تا کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدے مؤخر نہ ہو جائیں۔

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی، پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''ہر یک صاحب جو اس للّہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ہمیں ان دعاؤں سے دور کر دے۔ ان دنوں آپ بھی بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ تمام آنے والے مہمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کچھ لوگ آ رہے ہیں، راستے میں ہیں، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کے لئے جو گھروں میں بیٹھے ہیں، اپنی خواہش کے باوجود نہیں آسکے ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔ کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔ تو اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکرگزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس دیالو کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دیالو ہے، بہت دینے والی ہے، تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکرگزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر پھر میں ایک اور دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔ جیسا کہ کل بھی مَیں نے کہا تھا کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ جلسہ کی تمام علمی اور روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے اور یہاں یہ بھی ذکر کردوں کہ انگلستان کی ایمبیسیز نے مختلف ملکوں میں جلسے کی وجہ سے بڑے کھلے دل کے ساتھ ویزے جاری کئے ہیں۔ تو جو لوگ جلسے پر اس نیت سے ویزا لے کر آئے ہیں کہ جلسہ سننا ہے بلکہ ان دنوں اس نیت سے ویزا لیا تھا کہ جلسہ پر جا رہے ہیں یا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم جلسہ سننے کے لئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بہرحال اپنے اپنے ملکوں میں واپس جانا ہے۔ کوئی بھی ان میں سے یہاں یا کسی بھی یورپی ملک میں نہ جائے۔ اور جلسے کے بعد جو بھی پروگرام ہے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں۔ جزاک اللہ۔

بقیہ صفحہ: (۱)

ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور کو مان کر ہم لوگ روحانی زندوں میں شامل ہو گئے ہیں اس لئے اب ہمارا سب سے بڑا فرض بنتا ہے کہ ہم مساجد کو آباد کریں۔ کیونکہ مساجد کی اصل زینت عمارتوں سے نہیں بلکہ عبادت کرنے والوں کی عبادت سے ہے۔

اس آیت میں تنبیہ بھی ہے کہ اگر ہمارے عمل ٹھیک نہ رہے اگر ہم نے مساجد کی آبادی کا خیال نہیں رکھا تو اللہ تعالیٰ تو کسی کا رشتہ دار نہیں ہے وہ کسی ایسی قوم کو لے آئے گا جو اس مقصد کو پورا کرے گی۔ اس لئے یاد رکھیں کہ صرف مسجد بنا کر خوش نہ ہو جائیں بلکہ مسجدوں کو آباد بھی کریں ورنہ ہمارے میں اور غیروں میں کیا فرق ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حرمت مساجد اور مساجد کو آباد کرنے کے متعلق بعض احادیث شریف بیان فرمائیں پھر فرمایا جماعت احمدیہ ایک پرا من جماعت ہے ہمیں مساجد کو امن و آشتی صلح محبت کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ فرمایا مساجد جنت کے باغ ہیں اور ذکر الٰہی وہاں کی خوراک لہذا مساجد میں نمازیں پڑھنے ذکر الٰہی کرنے اور تلاوت قرآن مجید کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو تقویٰ نصیب کرے اور خدا کرے کہ ہماری سب مساجد کی بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اللہ کرے کہ یہ مسجد اور ہماری تمام مساجد جلد جلد گنجائش سے کم ہو جائیں اس لئے اے احمدیو اٹھو اور مسجدوں کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدہ کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام واحمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔ آمین۔

مریم شادی فنڈ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 21 فروری 03ء میں ''مریم شادی فنڈ'' کے نام سے ایک بابرکت اور مستقل مالی تحریک فرمائی ہے۔ اس بابرکت مالی تحریک کی غیر معمولی ضرورت و اہمیت اور اس کے تئیں مخلصین جماعت کے بے پناہ جذبۂ قربانی وایثار کے پیش نظر ہی ہمارے امام رحمہ اللہ نے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ:

''امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا''

اس سلسلہ میں محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ''مریم شادی فنڈ'' کے نام سے باقاعدہ ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بابرکت مستقل مالی تحریک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور کامیاب بنایا جائے تا نادار احمدی والدین کیلئے اپنی لاڈلی بیٹیوں کو پوری عزت اور وقار کے ساتھ ان کے گھروں کیلئے روانہ کرنے کا جماعتی سطح پر معقول اور مستقل انتظام ممکن ہو سکے۔ لہٰذا تمام امراء وصدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال، مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے ایسے تمام ذی حیثیت احباب وخواتین کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پرزور تحریک کریں جو جماعت کے لازمی چندوں میں باشرح اور باقاعدہ ہوں۔

واضح رہے کہ ''مریم شادی فنڈ'' چونکہ ایک مستقل مرکزی تحریک ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں بے شک اپنی اپنی مجالس کے صاحب استطاعت اور لازمی چندوں میں باقاعدہ اراکین کو تحریک کرکے ان سے سالانہ وعدے لے سکتی ہیں اور مرکزی رسید بک پر بھی وصولی کر سکتی ہیں۔ تاہم وعدہ جات کی فہرستیں اور وصول کردہ رقوم بہرصورت مقامی سیکرٹریان مال ہی کے توسط سے مرکز میں آنی چاہئیں۔ تا نظارت بیت المال آمد کیلئے جماعتوار وعدوں اور وصولی کا یکجائی ریکارڈ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ مخلصین جماعت کو اس بابرکت تحریک میں دل کھول کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ان کے اموال و نفوس کو بے پایاں برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

PRIME
AUTO
PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 25.26.27 جولائی 2003 کے دوسرے روز

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

جماعت احمدیہ عالمگیر پر افضال الٰہیہ کے نزول کا ایمان افروز تذکرہ

☆۔ دنیا کے 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ☆ گزشتہ 19 سالوں میں 85 ممالک میں جماعت کا قیام ☆ مختلف ممالک میں 518 نئی جماعتوں کا قیام ☆ امسال 226 مساجد اور 281 تبلیغی مراکز کا اضافہ ☆ طبع شدہ ترجمہ قرآن مجید کی تعداد 57 ☆ ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے ایمان افروز تذکرے۔ ☆ ہیومینٹی فرسٹ کا تذکرہ ☆ مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی۔ ☆ مخالفین کی ناکامی اور نامرادی ☆ مالی قربانی میں اضافہ ☆ نمائشوں بک سٹالوں کے ذریعہ تبلیغ ☆ عربی ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ اور بنگلہ ڈیسک کے علاوہ نصرت جہاں سکیم ☆ تحریک وقف نو ☆ ایم ٹی اے کی نشریات ☆ ٹیلیویژن اور ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ تشہیر ☆ احمدیہ ویب سائٹ کی مساعی ☆ اعداد و شمار اور ایمان افروز کوائف پر مشتمل روح پرور خطاب۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حسب ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کی: وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها ان الله لغفور رحيم (سورۃ النحل: ۱۹)

پھر فرمایا اس کا ترجمہ ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے اپنے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو دوران سال جماعت احمدیہ پر ہوئے۔ اور جیسا کہ یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے یقیناً ہم ان فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتے جو اللہ تعالیٰ مسلسل جماعت احمدیہ پر کر رہا ہے اور بارش کے قطروں سے بھی زیادہ وہ فضل ہیں۔ بہر حال کچھ رپورٹ تیار ہے وہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اور گزشتہ ۱۹ سالوں میں جب ۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اور لندن تشریف لائے، اس وقت سے باوجود اس کے کہ مخالفین نے جماعت کو مٹانے کیلئے نابود کرنے کیلئے پورا زور لگایا، ایڑی چوٹی کا زور لگایا اللہ تعالیٰ نے ۸۵ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔

امسال جو نیا ملک احمدیت میں داخل ہوا ہے وہ کیوبا Cuba ہے اس ملک میں احمدیت کا آغاز دہلی انڈیا کے ایک دوست مفیض الاسلام صاحب کے ذریعہ ہوا ہے۔ یہ اپنے کام کی غرض سے وہاں گئے اور دوران قیام تبلیغی رابطے کئے اور مرکز کو ان لوگوں کے ایڈریسز بھجوائے۔ چنانچہ ان ایڈریسز پر مشن کے ذریعہ سپینش زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا اور ان لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ الحمد للہ۔ اب وہاں ۱۴ افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور انہوں نے فارم بھجوائے ہیں۔ یہ بیعتیں ملک کے دارالحکومت ہوانا میں ہوئی ہیں۔

اسی طرح دو ملک ایسے ہیں جن میں گو جماعت کا قیام تو نہیں ہوا لیکن جماعت ان ملکوں میں داخل ہو چکی ہے ان میں سے ایک تو جماعت احمدیہ فرانس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوران سال جزیرہ MARTNIQUE میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی ہے۔ یہ جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور فرانس کے زیر تسلط ہے۔ فرانس سے چھ افراد پر مشتمل وفد اس جزیرہ کے تبلیغی دورہ پر گیا امیر صاحب فرانس خود بھی اس وفد میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ وہاں انہوں نے اپنے قیام کے دوران ملک کے 10 شہروں میں چار ہزار پمفلٹس تقسیم کئے اور ۱۱ تبلیغی نشستیں لگائیں۔ ایک ریڈیو پر ان کا ایک گھنٹہ 15 منٹ کا Live پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کے آخر پر احباب نے اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ ریڈیو اسٹیشن کے اندر بھی تبلیغ شروع ہو گئی اور سوال و جواب کی مجلس لگ گئی۔ ان سب پروگراموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا کئے اور اس طرح اس جزیرہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ اور بس ایک دفعہ جب نفوذ ہو جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جماعت بھی قائم ہو جاتی ہے اور امید ہے کہ اگلے سال قائم ہو جائے گی۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو سال رواں میں PERU میں ایک بیعت کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ یہ ملک ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ یہاں ایک نومبایع ہیں جن کے ایک بھائی جرمنی میں مقیم ہیں اور لمبے عرصے سے احمدی ہیں۔ یہ ان کو ملنے کے لئے جرمنی آئے تھے اور اپنے قیام کے دوران جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں احمدیت قبول کر کے واپس گئے ہیں۔ اور اب وہاں اپنے عزیزوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ امسال یہاں بھی جماعت جرمنی کی کوششوں کے نتیجہ میں مزید بیعتیں ہوں گی۔ اور آئندہ سال یہ ملک بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جن ممالک میں احمدیت کا قیام عمل میں آچکا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس کے علاوہ کئی ملکوں میں بھی نئی جماعتوں کے قیام عمل میں آئے ہیں۔ پاکستان کو مَیں شمار نہیں کرتا۔ جو نئی جماعتیں ہیں پاکستان کے علاوہ دنیا میں قائم ہوئی ہیں مختلف ممالک میں، ان کی تعداد ۵۱۸ ہے۔ ان ۵۱۸ کے علاوہ ۵۴۲ نئے مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح امسال مجموعی طور پر ۱۰۶۰ نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ الحمد للہ، اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرفہرست ہے جہاں امسال ۲۲۰ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اس کے بعد دوسرے نمبر پر کینیا ہے جہاں ۶۷ مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر برکینا فاسو میں ۴۴، کانگو میں ۴۰، نائیجیریا میں ۲۴، آئیوری کوسٹ میں ۲۲، غانا میں ۱۶ اور سینیگال میں ۱۲ نئی جماعتیں دوران سال قائم ہوئی ہیں۔ اور سیرالیون میں باوجود نامساعد حالات کے، وہاں ملکی حالات کافی خراب ہیں ۱۴ مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اور گیمبیا میں گزشتہ پانچ سالوں میں جماعت کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس طرح دیگر ایسے مزید ۱۷ ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک، کسی میں دو، کسی میں تین یا اس سے زائد جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمد للہ۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس کے علاوہ نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد۔ بہت سارے ایسے امام ہیں جو جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو اپنی مساجد اور اپنی پیروکاروں سمیت جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور مسجد بھی جماعت کو مل جاتی ہے۔ تو اس سال جو مساجد جماعت میں تعمیر ہوئیں یا ائمہ کے ذریعہ ملیں ان کی تعداد ۲۲۶ ہے۔ جن میں سے ۱۲۱ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۱۰۵ مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ہجرت کے ۱۹ سالوں میں اب تک کل ۱۳۲۹۱ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

مساجد کے ضمن میں خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل، تحفہ یہ ہے کہ اس تعداد میں سے ۱۱۴۷۲ مساجد اپنے اماموں سمیت، اور مقتدیوں سمیت، گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے عطا ہوئی ہیں۔

دوران سال مساجد کی تعمیر کا تفصیلی جائزہ اس طرح ہے کہ امریکہ میں Dallas شہر میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور اس وقت تین بڑے شہر، شکاگو، ایڈمبرو اور ہیوسٹن میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیٹرائٹ میں پانچ ایکڑ کا ایک پلاٹ برائے مسجد اور تبلیغی مرکز خریدا گیا ہے۔ کینیڈا میں امسال ٹورنٹو کے نواحی علاقہ برامپٹن (Brampton) میں ایک نہایت اہم شاہراہ پر قریباً ڈھائی ایکڑ زمین برائے مسجد خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

یورپین ممالک میں جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت امسال دو مزید مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے آٹھ مقامات پر مساجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ خرید لئے ہیں۔ البانیہ میں اس سال بڑی خوبصورت اور وسیع مسجد بیت الاول کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ (لندن) برطانیہ میں مسجد بیت الفتوح اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد ہے، اکثر لوگوں نے دیکھی ہوگی۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں

مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ مسجد کی تعمیر کی منظوری انہیں مل چکی ہے۔

ہندوستان میں دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں کی مساجد کی کل تعداد ۲۰۲۵ ہے۔ بنگلہ دیش میں نومبایعین نے وقار عمل کے ذریعہ ایک مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔

انڈونیشیا میں امسال جماعت کو ۲۴ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور انڈونیشیا میں جماعت کی عادت ہے اور یہ رواج ہے، ان کی قربانی بھی بہت ہوتی ہے کہ یہ بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں کی مساجد کی کل تعداد ۳۶۱ ہو چکی ہے۔

کمبوڈیا میں بھی دوران سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں کی مساجد کی مجموعی تعداد ۱۷ ہو چکی ہے۔

غانا میں گیارہ مساجد کا اضافہ ہے جن میں سے آٹھ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور باقی تین بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جماعت غانا کی یہ خصوصیت ہے کہ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد بناتے ہیں۔ ان کا بھی انڈونیشیا والا حال ہے اور اس کا سارا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر مرکز سے گرانٹ لی جاتی ہے لیکن اکثر یہ خود ہی برداشت کر رہی ہیں جماعتیں۔ انڈونیشیا بھی تقریباً خود کرتے ہیں۔

نائجیریا میں امسال انہوں نے چالیس نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور ۲۱ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی بھی کل تعداد ۵۸۳ ہے۔

سیرالیون میں ۱۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کی مساجد کی کل تعداد ۲۳۰۰ ہو چکی ہے۔

زیمبیا میں جہاں دو سال قبل صرف ایک ہی مسجد تھی، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مساجد کی تعداد گیارہ ہو چکی ہے۔

سینیگال میں دوران سال پانچ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اس طرح اب تک یہاں جماعت کو ۸۴ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵۱ بنی بنائی مساجد عطا ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

لائبیریا کو دوران سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

گیمبیا میں باوجود مخالفت کے ۲۶ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

مڈغاسکر میں ماناکا کے علاقہ میں جماعت میں پہلی مسجد کی تعمیر دوران سال مکمل ہوئی ہے۔

دوران سال کانگو میں پانچ، یوگنڈا میں چھ اور تنزانیہ میں سات مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

کینیا کو تین سال قبل سو مساجد کی تعمیر کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبہ کے تحت ۴۸ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور امسال پانچ بڑے شہروں میں مرکزی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

بورکینا فاسو میں امسال ۲۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ بینن میں سات مساجد کا اضافہ ہوا ہے انہیں کوٹونو میں بینن جماعت کی سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس کی تعمیر کا اسّی فیصد خرچ جماعت کے ممبران نے خود اٹھایا ہے۔

فجی میں جماعت کو گزشتہ سال جماعت تائونی میں، جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور یہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے، مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام مسجد بیت الجامع رکھا گیا ہے۔ اس طرح اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے کنارہ پر بھی جماعت کی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

گزشتہ ۱۹ سالوں میں ہماری چند مساجد کو ظالموں نے پاکستان میں شہید کر دیا تھا یا حکومت نے مہر بند کر کے اپنی دانست میں اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی تھی۔ جماعت احمدیہ کو اس کے مقابل پر ۱۳۲۹۱ مساجد خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔

اور یہ اضافہ اس قربانی کا ہی ہے جو پاکستان میں جماعت نے کی اور اپنے جذبات کی قربانی بھی کی، اپنے سامنے مسجدوں کو شہید ہوتے بھی دیکھا، ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے کچھ کر نہیں سکتے تھے، مجبور تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں گنا اضافہ کر کے اپنا فضل فرمایا۔

حمید اللہ ظفر صاحب مبلغ غانا لکھتے ہیں کہ:

''ایک مخلص احمدی خاتون نے جو خود معذور ہیں ایک مسجد اور دو کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو پیش کیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس خاتون نے جن کا نام فاطمہ ہے بتایا کہ جب میں چھوٹی تھی تو اپنے والد صاحب اور ایک مبلغ کے ساتھ چندہ کی صندوقچی اٹھائے، چندہ لینے کی خاطر لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کیا کرتی تھی۔ ہم اس طرح سے چندہ اکٹھا کیا کرتے تھے۔ جہاں یہ مسجد میں نے تعمیر کی ہے ایک کچی مسجد میرے والد صاحب نے بنائی تھی (چندہ اکٹھا کر کے) وہ بعد میں گر گئی اب اس جگہ اللہ نے مجھے خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ نے خدمتِ دین کے صلہ میں اس بزرگ خاتون کو بے انتہا فضلوں سے نوازا ہے۔ یہ چندہ اکٹھا کرنے والی خاتون اب کماسی شہر میں کئی مکانوں، کوٹھیوں کی مالک ہے۔

اکرا میں اچی موٹا کے مقام پر ایک خاتون صدیقہ صاحبہ نے ایک خوبصورت مسجد اپنے خرچ پر تعمیر کر کے جماعت کو پیش کی۔ انہوں نے اس مسجد میں پانی، بجلی، قالین، لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام مکمل کر کے دیا ہے۔ اس سارے انتظام پر ساٹھ ملین سیڈیز لاگت آئی۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ انچارج عبد الخالق صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''ایفے سرکٹ (Ife Circuit) میں ایک دوست الحاجی ہدایت اللہ نے احمدیت قبول کی اور اپنی فیملی کی طرف سے ایک مسجد تعمیر کر کے اس کی چابیاں اور کاغذات ایک تقریب میں جماعت کے حوالہ کئے اور کہا کہ میں احمدی مسلمان ہوں میں نے جماعت احمدیہ کو تمام جماعتوں سے بہتر پایا ہے اس لئے میں نے احمدیت قبول کی اور آج یہ مسجد ان کے حوالے کرتا ہوں۔ مسجد پر ۳ء۱ ملین نائرہ خرچ آیا ہے۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ اب جماعت احمدیہ اپنے خرچ اس طرح بھی بچاتی ہے کہ وقار عمل کے ذریعہ اپنے بہت سارے کام کئے جاتے ہیں۔ کہ گاؤں مصوبہ میں جب مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ گاؤں کے چیف نے تمام گاؤں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مسجد کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے گاؤں کا کوئی مرد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے تک کھیتوں میں نہیں جائے گا۔ اور اس عرصہ کے دوران گاؤں کی عورتیں تمام اہل خانہ کے لئے کھیتوں میں جائیں گی اور ضروری اشیاء لائیں گی۔ یعنی فارمنگ (Farming) جو کام مرد کرتے تھے وہ عورتیں کریں گی اور مرد اس وقت تک کھیتوں میں، اپنے فارم پر نہیں جا سکتے جب تک مسجد مکمل نہ کر لیں۔ چنانچہ حیران کن طور پر تمام اہالیان گاؤں نے کام کیا اور اڑھائی ہفتہ کے اندر مسجد تیار ہو گئی۔ گو چھوٹی سی مسجد ہے بہر حال وقار عمل سے تیار ہوئی۔

مسجدیں جب تعمیر ہو رہی ہوتی ہیں تو مخالفت ہر جگہ چل رہی ہے، یہ نہیں کہ کہیں خاص...... کہیں زیادہ ہے کہیں کم ہے۔ تو افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالنے والے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔

تنزانیہ کے صوبہ موروگورو کی ایک نئی جماعت ٹنڈیگا میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا تو علاقے کے مسلمان علماء نے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کر دیا۔ نومبایعین نے مخالفت کی پرواہ کئے بغیر مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا۔ مسجد کی بنیادیں بنا دی گئیں تو ان علماء نے رات کے اندھیرے میں کرائے کے غنڈوں کے ذریعہ مسجد کی بنیادیں گرا دیں۔ اس واقعہ پر مقامی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی اس تخریب کاری میں ملوث پایا گیا وہ سخت ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد ملّاں کو مجال نہ ہوئی کہ مسجد کے بارہ میں کوئی بات منہ سے نکال سکیں۔ الحمد للہ اب خدا کے فضل سے وہاں پختہ اور بڑی مسجد بن چکی ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ماکا میرا نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کو گرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کو منہدم کر دیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دئے اور جانور بھی ذبح کئے تاکہ اس مقدمہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ساٹھ روز کے اندر اس کو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ نو ماہ جیل کی سزا ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی انہی لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے تعمیر کر کے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔ یہ واقعہ سارے علاقہ میں ایک نشان بن چکا ہے۔ کم از کم وہاں قانون کی بالادستی اور حاکمیت تو ہے۔ پاکستان میں تو بعض جگہ مساجد گرائی گئیں اور حکومت بھی مخالفین کا ساتھ ہی دیتی ہے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے تبلیغی مراکز میں ۲۸۱ کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے ۸۵ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۱۲۳۹ ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرفہرست ہے جہاں ۱۸۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے پانچ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے خریدے ہیں۔

بنگلہ دیش میں گیارہ مقامات پر تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے قطعات زمین حاصل کئے گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں دوران سال ۱۳ نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی کل تعداد ۱۳۸ ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۷ مقامات پر مخیّر احمدی حضرات نے قطعات زمین جماعت کو تحفۃً پیش کئے ہیں۔ جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۰ء کے موقع پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت انڈونیشیا کو ہدایت کی تھی کہ مستقبل میں اپنے مرکز کے لئے بہت بڑی جگہ حاصل کریں۔ چنانچہ جماعت نے وہاں پہلے سٹیپ (Step) کے طور پر ۳۴ ہیکٹرز زمین خریدی ہے الحمد للہ۔ (۳۴ ہیکٹر کا مطلب ہے قریباً کوئی ۷۵ ایکڑ)۔

امریکہ میں ہمارے ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد ۳۶ ہے اور کینیڈا میں ۱۰ ہے۔ دوران سال نیو یارک میں آٹھ لاکھ پچیس ہزار ڈالرز اور اٹلانٹا (جارجیا) میں دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی مالیت کی عمارات بطور تبلیغی مراکز خریدی گئیں۔

گیانا میں جماعتی ضروریات کے لئے مشن ہاؤس سے ملحقہ عمارت بھی خریدی گئی ہے جس سے انشاء اللہ مشن ہاؤس اور مسجد میں توسیع ہو سکے گی۔

غانا میں تبلیغی مراکز کی مجموعی تعداد ۱۶۷ ہو چکی ہے۔ نائیجیریا میں ۱۶ تبلیغی مراکز کے اضافہ کے ساتھ اب ایسے مراکز کی تعداد ۸۹ ہو گئی ہے۔ دوران سال گیمبیا میں ۲، تنزانیہ میں ۲، کینیا میں ۱۵ اور یوگنڈا میں ۲۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

مڈغاسکر میں پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کئے جا چکے ہیں۔

بوزنیا میں دوران سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے تبلیغی مرکز کے لئے تین منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ جس کا کل رقبہ ڈیڑھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت چھ لاکھ اسی ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی ہے۔

دوران سال چمکنت (قازقستان) میں دو منزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی گئی ہے۔ اس طرح قازقستان میں ہمارے تبلیغی مراکز کی تعداد اب ۲ ہو گئی ہے۔

یوکے میں نارتھ ایسٹ ریجن میں جماعت کے لئے ایک عمارت تقریباً ۹۳ ہزار پاؤنڈز مالیت کی خریدی گئی ہے۔ اس ایک اضافہ کے ساتھ یوکے کے تبلیغی مراکز کی تعداد اب اللہ کے فضل سے ۱۹ ہو گئی ہے۔

عموماً اب یہاں بھی جس طرح محسوس ہو رہا ہے جگہ کی تنگی ہے اور اگر یہی حال رہا تو آئندہ سال یو کے جماعت کو بھی اپنی جلسہ گاہ کے لئے کوئی اور وسیع رقبہ تلاش کرنا پڑے گا۔

دنیا کے تمام ممالک میں ملکی سالانہ جلسوں کے لئے، اجتماعوں کے لئے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعت احمدیہ غانا میں بھی یہ ضرورت بڑی محسوس کی جارہی تھی۔ اور جماعت نے اکرا کے قریب پچیس ایکڑ زمین خریدی تھی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام 'بستان احمد' رکھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ جگہ چھوٹی ہو گئی تھی۔ اور ہماری تو یہ دعا ہوتی ہے کہ جتنی وسیع جگہ ہم خریدتے جائیں وہ چھوٹی ہوتی چلی جائے۔ اب جماعت غانا نے سنٹرل ریجن میں پوماڑی (POMADZE) مقام پر سو ایکڑ زمین خریدی ہے۔

اور حضور رحمہ اللہ نے اس کا نام بھی 'باغ احمد' رکھا تھا۔ اس زمین پر صفائی کروا کر درخت لگوائے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ کچھ عرصہ تک کے لئے امید ہے کفیل ہو سکے گی۔ اس کے بعد پھر ہو سکتا ہے ان کو دو سو ایکڑ زمین خریدنی پڑے۔ اور اس جگہ پر حالانکہ یہ شہر سے باہر ہے پانی اور بجلی کی فراہمی بھی میسر آگئی ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ جلسے یہیں کیا کریں گے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو اکرافو بھی تشریف لے گئے۔ اکرافو وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ غانا میں سب سے پہلے جماعت میں شامل ہونے والے فرد اس گاؤں کے تھے۔ اس جگہ کے اعزاز کے باعث حضور نے یہاں کوئی یادگار قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ یہاں جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ پہلے جامعہ احمدیہ سالٹ پانڈ میں تھا اور بہت چھوٹی عمارت تھی۔ الحمد للہ کہ اب اکرافو میں اس نئی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ کلاس رومز، پرنسپل کا دفتر، ہال، لائبریری کے علاوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کی عمارت بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ سٹاف کے لئے دو بنگلے بھی بن چکے ہیں۔ یہ جگہ خوبصورت اور سرسبز پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ لوگوں کا غلط خیال ہے کہ افریقہ صحرا ہے اور ریگستان ہے۔ بہت خوبصورت ملک ہیں افریقہ کے۔

اب بعض مرکزی شعبوں کی رپورٹ پیش ہے۔

وکالت اشاعت وتصنیف، رقیم پریس ہے، عربی ڈیسک ہے، چینی ڈیسک ہے، فرنچ ڈیسک ہے، بنگلہ ڈیسک ہے، مجلس نصرت جہاں، پریس پبلی کیشنز، وقف نو۔ میں ایک ایک کر کے وقت کی رعایت کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا مختصراً بیان کرتا ہوں۔

شعبہ اشاعت وتصنیف

حضرت مسیح موعودؑ نے فتح اسلام میں اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جو منصوبہ پیش فرمایا تھا اس کی ایک شاخ کتب اور لٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ بھی خوب ثمر آور ہو رہی ہے۔ تمام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ وہ واحد مسلم جماعت ہے جو دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام کے حقیقی پیغام کی اشاعت کر رہی ہے اور اس کی توفیق پا رہی ہے۔ بنی نوع انسان کو اسلام کے محاسن سے آگاہ کر کے ان کے لئے امن وعافیت کا حصار قائم کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حصار میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا لٹریچر اپنے علمی معیار اور پیغام کی صداقت وقوت وشوکت کے اعتبار سے پاک وسعید فطرت دلوں پر غیر معمولی اثر پیدا کرتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

سب سے پہلے ہے قرآن کریم کی اشاعت۔ اس میں سب سے زیادہ اور یہ بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتالان زبان میں پہلی مرتبہ مکمل ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کی سعادت جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ سپین میں بولی جانے والی زبان ہے۔

اس کے علاوہ سپینش، پرتگیزی، فارسی، البانین، اردو اور انگریزی زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے نئے ایڈیشن نظر ثانی کے بعد شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں برمی زبان میں قرآن کریم کے پہلے دس سپارے اور تامل زبان میں مکمل ترجمہ قرآن کریم اس وقت زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ جلدی آجائیں گے۔ اس کے علاوہ تھائی زبان میں پہلے دس سپاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جیرمیز زبان میں جو انڈونیشیا میں بولی جانے والی زبان ہے پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک طبع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۵۷ ہو چکی ہے۔ ایسے تراجم جو تیار ہو چکے ہیں ان کی نظر ثانی اور عربی آیات کی پیسٹنگ اور نظر ثانی کا کام ہو رہا ہے۔ ان کی تعداد ۲۵ ہے اور یہ کئی مختلف لوگوں کی زبانیں ہیں۔

تو افریقہ کی زیادہ تر زبانیں ہیں یہ، کچھ ازبک اور ماریشس اور لیتھونیا کی بھی ہیں۔

اس وقت گیارہ مزید زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک زبان گنی بساؤ کی ہے Balanta، غانا کی ڈگبانی (Dagbani) زبان ہے، ڈوگری (Dogri)، ملائشیا کی Dusan، نائیجیریا کی Etsako، فانٹی (Fante) غانا کی، عبرانی (Hebrew) اسرائیل کی، کمبوڈیا میں Khmer، لنگالا (Lingala) کونگو (زائر) میں، موری (Maori) نیوزی لینڈ میں، سموئن (Samoan) فجی کی۔ اور اس وقت چھ مزید زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ ایک انڈونیشیا کی زبان ہے، گنی بساؤ کی، قرغستان کی، کردستان کی، بینن کی اور ساؤتھ افریقہ کی۔

قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم میں سے چودہ تراجم ایسے ہیں جن کو اس وقت Revise کیا جارہا ہے یا Recompose کروایا جارہا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

پھر اسلامی اصول کی فلاسفی جو ایک بہت اہم کتاب ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اس کے ۵۳ زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں سے چیک (Chek) ترجمہ امسال جرمنی میں طبع ہوا ہے۔ ان ۵۳ کے علاوہ درج ذیل چار زبانوں میں تراجم تیار کروائے جارہے ہیں۔ ہنگیرین (Hungarian)، قازاخ (Kazakh) اور لوریا (انڈیا کی زبان ہے) اور رومانین (Romanian)۔

دیگر کتب کے تراجم

دیگر کتب کے تراجم۔ گزشتہ سال سولہ زبانوں میں ۶۶ کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے تھے۔ اس وقت درج ذیل ۱۸ زبانوں میں ۱۳۹ کتب تیار کروائی جارہی ہیں۔ اس میں عربی کی ۱۳، انگریزی کی ۳۸، گجراتی کی ایک، ملیالم ۸، روسی ۴، اردو ۱۰، لنگالا، پولش، ترکی، بوزنین، فرانسیسی، ہندی، برمی، جرمن، قرغس، نیپالی، سواحیلی، ازبک۔ اور اس میں براہین احمدیہ ہر چہار حصص، مسیح ہندوستان میں، آئینہ کمالات اسلام، مواہب الرحمٰن، الاستفتاء، کشتی نوح وغیرہ بہت ساری کتب ہیں۔

اہل علم اور زباندانوں کو کتب کے تراجم کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک

اس ضمن میں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کتب کے تراجم کے لئے اہل علم اور زباندانوں کو قلمی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں زباندانوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن پتہ نہیں پوری طرح ان سے رابطہ نہیں کیا جاتا یا کہاں سستی ہے، انتظامیہ کی طرف سے یا زباندانوں کی طرف سے کہ جس تعداد میں لٹریچر کا مطالبہ کیا جارہا ہے اس تعداد میں ہم لٹریچر مہیا نہیں کر سکتے، کتب کے تراجم نہیں کر سکتے۔ تو آج میں ان لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جن کی انگریزی زبان اچھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اور اپنا نام مرکز کو پیش کریں تاکہ آپ کو انگریزی زبان میں تراجم کے لئے کچھ کتب مہیا کی جاسکیں اور پھر وہ مکمل کر کے دیں تاکہ جتنی جلدی اس کی اشاعت ہو سکتی ہے ہو سکے۔ امید ہے لوگ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش فرمائیں گے۔ اہل علم اور زباندانوں سے یہ درخواست ہے۔

کچھ زائد اس ضمن میں باتیں ہیں جو جماعت میں لٹریچر چھپا یا بعض دوسرے لوگوں کی طرف سے۔ اس میں مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔ سپینش ترجمہ قرآن ہے۔ یہ عرصہ سے سٹاک میں ختم ہو چکا تھا، کافی اس کی Demand تھی اب مکرم منصور (عطاء) الٰہی صاحب جو مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے بیٹے ہیں انہوں نے اس کی نظر ثانی کی ہے اور اس کو نظر ثانی کے بعد از سر نو تیار کروایا گیا ہے لیکن اس مرتبہ تفسیری نوٹ کے بغیر چھپوایا گیا ہے۔

پھر البانین ترجمہ قرآن مع تفسیری نوٹ ہے۔ اس کی نظر ثانی بھی ذکریا خان صاحب نے کی ہے۔ اور اس کے بعد تشریحی نوٹ کے ساتھ جرمن جماعت نے محنت کر کے اسے تیار کروایا اور چھپوایا ہے۔

پھر فارسی ترجمہ قرآن ہے۔ اس میں بھی بعض غلطیوں کی نشاندہی ہوئی تھی۔ تو مکرم سید عاشق حسین صاحب نے از سر نو ترجمہ کیا ہے اور اس بارہ میں آپ (شاہ صاحب) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے مختلف آیات کے ترجمہ کے بارہ میں رہنمائی بھی حاصل کرتے رہے۔ کئی سال کی محنت کے بعد اب یہ ترجمہ چھپ چکا ہے۔

پرتگیزی ترجمہ قرآن۔ یہ بھی عرصہ سے ختم تھا اب از سر نو طبع کروایا گیا ہے۔

ملفوظات اردو، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پر مشتمل جلدیں ہیں یہ بھی نایاب تھیں۔ ان دس جلدوں کو پانچ جلدوں میں طبع کروایا گیا ہے۔ یہ بھی میسر ہیں۔

پھر جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا پہلے ۵۲ زبانوں میں ترجمہ چھپ چکا ہے امسال چیک زبان میں بھی ترجمہ کروایا گیا ہے۔ یہ بھی جرمنی کی جماعت نے طبع کروایا ہے۔

اب مسیح ہندوستان میں، اس کا بھی انگریزی ترجمہ پہلے "Jesus in India" کے نام سے چھپ چکا ہے لیکن حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر از سر نو نظر ثانی کروائی گئی ہے اور یہ ترجمہ کئی سالوں کی محنت کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے تیار کیا ہے۔ اور یہ طبع ہو چکا ہے۔ اس میں مشکل مقامات کی تشریح بھی کی گئی ہے اور بیان شدہ مضامین کی تائید میں اصل کتب کے حوالے Appendix میں دئے گئے ہیں۔ تو انگریزی میں شائع ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں بھی ترجمہ کرنے میں اب انشاء اللہ آسانی رہے گی۔

اور اسی طرح لیکچر لدھیانہ کا انگریزی ترجمہ بھی مکرم میاں محمد افضل صاحب سے کروایا گیا تھا اب طبع ہو چکا ہے۔ بڑا معرکۃ الآراء لیکچر ہے اسلام کے بارہ میں۔

محضر نامہ۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر بعض بے بنیاد الزامات کے رد میں جو محضر نامہ پیش فرمایا تھا اس کا انگریزی ترجمہ بھی تیار ہو کر اب طبع ہو چکا ہے۔ اس میں چونکہ جماعت کے بنیادی عقائد کا تفصیل سے ذکر ہے اس لئے یہ ہر احمدی کے لئے نہ صرف خود پڑھنا ضروری ہے بلکہ غیروں کو دینے کے لئے مفید ہے۔ اردو میں پہلے چھپا ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مضمون تھا "With Love to the Muslims of the World" یہ مضمون روس کی ریاستوں کے لئے تحریر فرمایا تھا جو اس سے قبل روسی زبان میں چھپ چکا ہے، اب یہ مضمون انگریزی میں طبع کروایا گیا ہے۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کا تفصیلی ذکر موجود ہے اور تبلیغ و تربیت کے لئے مفید ہے۔

بچوں کے لئے بھی چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے کئی کتب تیار کروائی گئی ہیں۔ان میں سے ایک 'My Book about God" اس میں خداتعالیٰ کے متعلق آسان زبان میں بچوں کو مختلف مضمون سمجھائے گئے ہیں۔یہ کتاب جس کو چوہدری رشید احمد صاحب نے تیار کیا ہے، اس کی نظرثانی کے بعد اس کو ازسرنو طبع کروایا گیا ہے۔

ایک لیکچر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا "Elementry study of Islam" اس کا ڈینش ترجمہ جماعت ڈنمارک نے شائع کیا ہے، یہ چھپ چکا ہے۔

پھر جماعت ڈنمارک نے مختلف حوالہ جات پر مشتمل ایک کتاب کا ڈینش میں ترجمہ کر کے چھپوایا ہے "Islam & Terrorism" جو موجودہ حالات میں بہت اہم ہے۔بہت اچھی کوشش ہے ان کی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے 'عرفان الٰہی' اس کا ترجمہ فرانسیسی میں مکرم عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے تیار کیا ہے جو چھپ چکا ہے۔اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے اور پانے کے لئے بہت اہم مضمون ہے، بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ میں ۱۹۹۱ء میں لجنہ میں خطاب فرمایا تھا، ایک لیکچر انگریزی میں دیا تھا۔اس کا اردو ترجمہ ''مغربی معاشرہ اور احمدی مسلم خواتین کی ذمہ داریاں'' شائع ہو چکا ہے۔

بہت سی کتب شائع ہوتی ہیں لیکن ایک آدھ کا ذکر کر دوں۔'چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یادداشتیں'۔ یہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کولمبیا یونیورسٹی والوں کو اپنی یادداشتیں لکھوا رکھی تھیں جس کا مکرم پرویز پروازی صاحب نے اردو ترجمہ کیا ہے، اور یہ کتاب چھپ چکی ہے۔یہ تحدیث نعمت سے ملتی جلتی کتاب ہے۔

''ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کا نیوٹن''۔یہ بھی مختلف لوگوں کے تأثرات زکریا ورک صاحب آف کینیڈا نے مرتب کی ہے۔

''آئینہ حق نما'' داؤد حنیف صاحب نے اور مختلف علماء نے جو دراصل ایک معاند کی کتاب ''برگ حشیش'' کے جواب میں ہے، مختلف اعتراضات کے جوابات ہیں اس میں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت کی مجموعی طور پر بھی اور افراد کی جو اس جہاد میں شامل ہیں ان کی کوششوں میں برکت فرمائے اور مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کا اہم فریضہ ادا کرنے والے ہوں۔یہ چند کتب کا تذکرہ مَیں نے کیا ہے ورنہ دوران سال متعدد کتب تیار ہو کر مختلف ممالک میں طبع کروائی گئی ہیں اور مختلف وکالتوں کو، کام کرنے والے کارکنان اور خدام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمائش و بکسٹال

جماعتی لٹریچر اور دیگر مساعی کے ذکر پر مشتمل نمائشیں بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید ذریعہ ہیں۔

امسال ۴۷ انمائشوں کا اہتمام کیا گیا جن کے ذریعہ اندازاً ایک لاکھ ۴۳ ہزار افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

بکسٹالز، بک فیئرز۔امسال ۷۵۵ بکسٹالز اور بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا جس کے ذریعہ اندازاً پانچ لاکھ تین ہزار افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ پریس

احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر بھی کر دوں۔رقیم پریس اسلام آباد کی زیر نگرانی افریقن ممالک گھانا، نائجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں ہمارے پریس کی حالت دن بدن زیادہ معیاری ہو رہی ہے۔اور گزشتہ سال دو ممالک سینیگال اور کینیا کو چھوٹی ڈیجیٹل پرنٹنگ مشینیں بھجوائی گئیں جو نہایت کامیابی سے کام کر رہی ہیں اور بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔ان کو۔رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ ۲۲۹۔۱۰۰ کی تعداد میں کتب اور جرائد شائع ہوئے اور افریقہ کے مختلف پریسوں میں سے کتب و جرائد کی تعداد ایک لاکھ ۷۰ ۲ ہے۔گزشتہ سالوں میں ۲۲۰ ٹن پرنٹنگ کا سامان گیارہ کنٹینرز کے ذریعہ افریقہ بھجوایا گیا۔

گیمبیا میں ہمارے پریس نے رنگین طباعت کے لئے ضروری آلات خرید کر اس پر کام شروع کیا ہے۔ یہاں جماعت کی مخالفت بھی ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گیمبیا میں صرف ہمارے پریس میں یہ سہولت دستیاب ہے اور اب پرنٹرز کو ہمسایہ ملک سینیگال میں اس کام کے لئے نہیں جانا پڑتا اور اب لوگ ہمارے پریس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔اور گیمبیا کے پریس کی عمدہ کارکردگی کو حکومتی افسران نے بھی سراہا ہے۔

پریس یونین کے چیئرمین نے ایک تقریر میں کہا کہ احمدیہ پرنٹنگ پریس گیمبیا میں ایک نہایت اعلیٰ پرنٹنگ ادارہ ہے جس کی وجہ سے ہمارا پرنٹ میڈیا بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

عربک ڈیسک

پھر عربی ڈیسک ہے۔اِس کے انچارج ہیں عبدالمومن طاہر صاحب۔گزشتہ سال جو عربی کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد تقریباً ۳۷ ہے۔اس کے علاوہ وائٹ پیپر کے جواب میں حضور رحمہ اللہ کے اٹھارہ خطبات کے تراجم میں سے ۹ مزید خطبات امسال طبع ہوئے ہیں۔اس طرح کل تعداد ۱۳ ہو گئی ہے۔پندرہ کتب اور پمفلٹس پر نظر ثانی ہو رہی ہے جن کے نام ہیں کشتی نوح، Rationality، السیرۃ المطہرہ۔تفسیر کبیر کا عربی زبان میں ترجمہ جس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور چوتھی پر نظر ثانی کا کام تقریباً مکمل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو علیحدہ اور خوبصورت شکل میں طبع کروانے کا بھی پروگرام ہے۔اس وقت تین کتب: آئینہ کمالات اسلام، مواہب الرحمٰن اور الاستفتاء پر کام ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ عربی ڈیسک کی زیرنگرانی کبابیر اور عرب ممالک میں چھپنے والی کتب کی تعداد بیس سے زائد ہے جن میں سے تین اس سال چھپی ہیں۔پھر ۱۴ کتب اور پمفلٹس انٹرنیٹ پر دئے جا چکے ہیں۔اس طرح ۲۰۰۱ء سے رسالہ ''التقویٰ'' بھی دیا جا رہا ہے۔

دمشق کی ایک پبلشنگ کمپنی نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "Islam's response to Contemporary Issues" کے عربی ایڈیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھا تھا کہ آپ کی کتاب پڑھنے سے جو انتہائی خوشی مجھے ہوئی ہے مَیں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔کتاب کے مضمون کو جس تفسیری ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔یہ سب چیزیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ مَیں اس کتاب کے مضمون کو اپنے اور آپ کے درمیان گفتگو کا نقطۂ آغاز بناؤں اور کوشش کروں کہ مَیں بھی امن و آشتی کے قیام کی کوشش میں کچھ حصہ ڈال سکوں جس کے لئے آپ چاہتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کا نصب العین ہو۔مَیں اس بات کی بھی گواہی دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مذکورہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے خالص اسلامی مفہوم پیش کرتی ہے جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور اسلامی تاریخ پر ہے۔یہ تحقیقی کتاب بیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والی کتابوں اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔اس مرحلہ میں اسلامی نصوص کا اس طرح برمحل استعمال اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کا خمیر خالص اسلامی مٹی سے اٹھا ہے۔میری رائے میں اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔مجھے تو جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آ رہا ہے۔جو ذمہ داری اس وقت جماعت احمدیہ نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے۔آپ لوگ اپنے علم و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔اور یہ قوت آپ کے اخلاص اور مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں برابر بڑھ رہی ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کا مطالعہ عصر حاضر کی روح اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اعلیٰ مقصد میں کامیاب فرمائے۔یہ خلاصہ ہے اس پبلشر (کے تبصرہ) کا۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے تحت بھی قرآن کریم کے چینی زبان میں ترجمہ کے علاوہ جو کتب ترجمہ ہو چکی ہیں ان کی تعداد گیارہ ہے۔پھر کچھ پمفلٹس شائع ہوئے ہیں۔چینی ڈیسک کے تحت ایم ٹی اے کے لئے قرآن کریم کے مکمل چینی ترجمہ کی آڈیو ریکارڈنگ بھی کی جا چکی ہے۔قرآن کریم کے متن کے ساتھ ساتھ چینی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ اس کی ریکارڈنگ کی جا رہی ہے۔اس کے علاوہ دس مزید کتب چینی زبان میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے کے لئے ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔چینی ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر مواد ڈالا جا رہا ہے۔سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کا ترجمہ ڈالا جا چکا ہے۔اس کے علاوہ سات کتب کا (ترجمہ) بھی انٹرنیٹ پر ڈالا جا چکا ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے جس کے انچارج عبدالغنی جہانگیر صاحب ہیں۔مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹس کے تراجم کئے جا رہے ہیں فرنچ ڈیسک ان کے ترجمہ پر نظر ثانی کرتا ہے۔اور ان کی کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری بھی فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مختلف پروگراموں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ اور فرنچ زبان میں پروگراموں کی تیاری بھی اس ڈیسک کے سپرد ہے۔اس ڈیسک کے تحت 'لقاء مع العرب' کے ۳۸۰ پروگرامز کا فرنچ ترجمہ ہو چکا ہے۔۱۷۰ کی تعداد میں مجالس سوال وجواب کا اور 'ترجمۃ القرآن' کی پچاس کلاسوں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور اسی طرح دوسرے جو پروگرام تھے ان سب پر مختلف پروگراموں کا ترجمہ ہوا ہے جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۳ء تک تھے۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے۔اس کے انچارج فیروز عالم صاحب ہیں۔اس کا سب سے اہم کام ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگراموں کے بنگلہ تراجم کا کام ہے۔چنانچہ اب تک اس ڈیسک کے تحت حضور رحمہ اللہ کی ۱۵۰ مجالس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔اسی طرح ترجمۃ القرآن کی ۳۰۰ کلاسز کا، لقاء مع العرب کے قریباً ۴۴۰ پروگراموں کا، ہومیوپیتھی کی ۲۰۰ کلاسز کا۔علاوہ ازیں پانچ سو کی تعداد میں خطبات کے تراجم بنگلہ زبان میں مکمل ہو چکے ہیں اور ایم ٹی اے پر نشر کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ہمارے ۳۶ ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ ۸ ممالک میں ہمارے ۳۷۳ ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سکولز، پرائمری سکولز، نرسری سکولز کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک

افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی بہت ضرورت ہے۔ یہ بھی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں ڈاکٹر صاحبان کو کہ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو۔ اور اگر اس سے اوپر جائیں ۶ سال یا ۹ سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں۔ اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے، دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک کو دیتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک

ایک پریس اینڈ پبلی کیشن ڈیسک ہے۔ اس میں بھی چار افراد کی ایک ٹیم ہے چوہدری رشید احمد صاحب کی نگرانی میں۔ اس کی اٹھارہ ممالک میں فعال شاخیں ہیں۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی دنیا میں جماعت کے افراد کے خلاف کوئی ظلم ہوتا ہے یہ مختلف ذریعوں سے اخبارات ورسائل تک پہنچاتے ہیں اور اس کا بڑا فائدہ ہے۔

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو: اس وقت تک ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل لوگ اپنے بچوں کو وقف نو کے لئے پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل تعداد اب ۲۶۳۲۱ ہو چکی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عظیم سلوک ہے جماعت کے ساتھ کیونکہ لڑکوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ نسبت جیسے اب عمومی دنیا میں دیکھا جائے اور ملکوں کا جائزہ بھی لیا جائے تو نسبت اس طرح نہیں ہوتی لیکن واقفین نو لڑکوں کی تعداد ۱۷۶۸۰ ہے اور لڑکیوں کی ۸۶۴۱۔ اس میں پاکستان کے واقفین نو کی مجموعی تعداد ۱۷ ہزار ہے جبکہ بیرون پاکستان کی تعداد ۹۲۰۰ کچھ ہے۔

ایم ٹی اے کی نشریات کا پھیلاؤ اور اس کے اثرات

ایم ٹی اے کی نشریات کے پھیلاؤ میں بھی مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے اور دوران سال جنوبی اور وسطی امریکہ کے لئے ایک سیٹلائٹ کا یکم دسمبر ۲۰۰۲ء سے نئی سروس کا آغاز ہوا ہے جو ان علاقوں میں ڈائریکٹ سروس مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ ایم ٹی اے اب دوسرے عام چینلز کے ساتھ چھوٹی ڈش پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

گیانا میں جہاں بڑی ڈش دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایم ٹی اے کی نشریات نہیں دیکھی جا سکتی تھیں وہاں اب پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کی نشریات پہنچ رہی ہیں۔

اسی طرح ایشیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جزائر فجی میں ایم ٹی اے کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے جو ۲۳ رجون ۲۰۰۳ء سے Asia Sat 3 کے ذریعہ سے اور اب اس میں برصغیر پاک و ہند کے مقبول عام چینلز ہیں اس سیٹلائٹ پر انگریزی کے تمام عام چینلز بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان علاقوں میں ایم ٹی اے کی رسائی صرف احمدی گھروں تک محدود ہونے کی بجائے عام گھروں تک ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے اب اس سارے علاقہ میں مختلف کیبل آپریٹرز کو بھی ایم ٹی اے کی نشریات کیبل پر ڈالنے کا موقع مل جائے گا اور بعض جگہوں میں یہ ڈالا بھی جا چکا ہے بعض ملکوں میں۔ اسی طرح Asia Sat 3 کے ذریعہ جزائر فجی میں جہاں گزشتہ چند سال سے MTA نہیں پہنچ رہا تھا اب پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔ اور آج وہ یہ جلسہ بڑے شوق سے دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر امسال ایم ٹی اے کے سٹاف کو ویڈیو لائبریری کے لئے ایک بہت بڑا Database Software تیار کرنے کا موقع ملا ہے جسے اگر باہر سے بنوایا جاتا تو ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا۔ اس ڈیٹا بیس کے تحت ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شامل کر لئے جائیں گے اور ٹیپس (Tapes) کی تلاش اور حوالوں کی تلاش کا کام بہت آسان ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک تصویری لائبریری ترتیب دینے کا کام شروع کیا گیا ہے جس میں نادر و نایاب تصاویر کو Scane کر کے ان تصاویر کو ڈیجیٹل میڈیا میں محفوظ کیا جا رہا ہے۔ ان تصاویر کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال سے ٹھیک کرنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ یہ پرانی نایاب تصاویر ہیں اس طرح ٹھیک ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

تو اس طرح امسال ٹیپس کو ڈیجیٹل میڈیا پر محفوظ کرنا شروع کیا گیا ہے اور بڑی تیز رفتاری سے پرانی تاریخی ویڈیوز کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔ اس کے چیئرمین ہیں سید نصیر شاہ صاحب اور اس کے بارہ ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ ۱۷۸ رضاکار ہیں جو روزانہ باری باری چوبیس گھنٹے ٹرانسمیشن کے لئے مختلف خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ محنت و محبت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے کیونکہ آج کل یہ بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت کا پیغام پہنچانے کا۔

حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ میں بجلی کے محکمہ کے صوبائی ڈائریکٹر الحسن جاتے صاحب کو ایم ٹی اے کا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ میں آج ہی ڈش کو ایم ٹی اے کے رخ پر موڑتا ہوں۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد یہ صاحب خاکسار کے گھر پہنچے اور کہنے لگے کہ آج اس فحاشی اور عریانی کے دور میں ہمارے بچوں کا مستقبل صرف اور صرف ایم ٹی اے کے ہاتھوں میں ہے۔ میں اس عظیم خدمت پر جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اب ہمیں کہیں جا کر اسلام سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام ہمارے گھروں میں داخل ہو رہا ہے۔

مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں:

بینوسٹیٹ (Benue) کے دورہ کے دوران خاکسار Makurdi کے علاقہ میں ایک مسجد دیکھ کر رکا۔ یہاں کے امام الحاجی گربا داؤ کو خاکسار نے اپنا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ کیا آپ کا ٹیلی ویژن سٹیشن بھی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارا ٹیلی ویژن اسٹیشن ہے۔ وہ مجھے گھر کے اندر لے گئے وہاں پر حضور کی مجلس سوال وجواب لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ گزشتہ ۶ سال سے آپ کا ٹیلی ویژن دیکھ رہے ہیں اور آج کسی احمدی سے میری پہلی ملاقات ہے۔ اس دوران سنٹرل مسجد کے امام اور جماعت نصر الاسلام کے سیکرٹری وغیرہ بھی آ گئے اور علاقہ کی کچھ اور سرکردہ شخصیات بھی آ گئیں اور الحاجی نے بتایا کہ ہم سب اکٹھے ہو کر آپ کا پروگرام دیکھتے ہیں۔ الحاجی گربا جماعت نصر الاسلام ایسٹ نائیجیریا کے چیئرمین اور سپریم کونسل فار اسلامک افیئرز کے ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ جماعت نصر الاسلام ہمیشہ سے جماعت کی مخالف رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کے مخالف عمائدین کو بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم آپ کے امام کے انگریزی کے سوال و جواب اور لقاء مع العرب باقاعدہ سنتے ہیں۔ انڈونیشین اور بنگلہ پروگراموں کی ہمیں سمجھ تو نہیں آتی لیکن ان کی تلاوت اور نظمیں ہمیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ واقعی بنگلہ اور انڈونیشین کی تلاوت ماشاء اللہ اچھی ہوتی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

اس کے علاوہ دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر جماعت کو اسلام کا پرامن پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔ امسال ۱۰۲۲ ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ قریباً ۱۴۴ گھنٹے وقت ملا اور تین کروڑ ۲۰ لاکھ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ افریقہ میں بالخصوص ریڈیو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور دور دور کے علاقوں میں پیغام پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

برکینا فاسو (Burkina Faso) غریب ملک ہے۔ یہاں میڈیا کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچنے کا مؤثر ذریعہ ریڈیو ہے اور جماعت اس سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔ اس وقت ملک کے ۲۳ بڑے شہروں میں ہفتہ وار ۲۸ گھنٹوں کے ۲۹ پروگرام تین مقامی زبانوں میں باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں خصوصی پروگرام پورا مہینہ نشر ہوتے ہیں جہاں اپنے ریڈیو کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشن پر ۱۵۶۰ گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے اور اس طرح ملک کے اکثر حصوں تک ہمارا پیغام پہنچا۔

اس کے علاوہ برکینا فاسو میں جماعت کا ایک ریڈیو (سٹیشن) چل رہا ہے، ریڈیو اسلامک احمدیہ کے نام سے۔ امسال یہاں برکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر بوبو جلاسو میں احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی توفیق ملی۔ اور ملک کی تین زبانوں میں ۱۳ گھنٹے کی روزانہ نشریات ہوتی ہیں۔ علاقہ کی قریباً ایک ملین کی آبادی ہے جو اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

اب اس احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے ۲۹۷۱ گھنٹے کے ۳۹۶۰ پروگرام نشر ہو چکے ہیں اور بڑا Popular ہو رہا ہے یہ عوام میں۔ اب عوام کے مطالبہ پر اس کی نشریات ۱۳ گھنٹے سے ۱۷ گھنٹے تک کی جا رہی ہیں۔

مکرم ودراگو ابراہیم (EDRAGO IBRAHIMU) صاحب لکھتے ہیں۔

''جب سے ریڈیو شروع ہوا ہے میں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ روزانہ نشریات سنتا ہوں۔ یقیناً احمدیت چاروں کونوں میں اسلام پھیلانے آئی ہے۔ آپ دشمن کے مخالفانہ پراپیگنڈہ سے نہ گھبرائیں۔

جا کیتے زینب لکھتی ہیں کہ:

''میرا دل خوشی اور جوش سے بھرپور ہے میں دعا کرتی ہوں کہ یہ ریڈیو ہمیشہ قیامت تک چلتا رہے۔ ریڈیو پر نشریات سن کر پتہ چلا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ انہوں نے ریڈیو کے لئے چندہ بھی بھجوایا۔

مکرم الحاج کمسورے صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ریڈیو پر آنحضرت ﷺ کا ذکر اس پیارے انداز سے کیا جاتا ہے کہ دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں لیکن یہ اسلام کی باتیں دل کی گہرائیوں تک پہنچتی ہیں۔

پھر ایک صاحب ہیں مکرم عمر بگایاں صاحب جو کہ انگلش کے پروفیسر ہیں۔ پہلے مسلمان تھے اور اسلام سے قریباً بددل ہو چکے تھے۔ نام کا اسلام ان میں رہ گیا تھا بلکہ اسلام کو برا مذہب بھی کہنا شروع کر دیا تھا۔ لکھتے ہیں کہ: ''پہلے اگر ریڈیو پر کسی مولوی صاحب کی تقریر ہوتی تو میں چینل بدل دیتا تھا۔ یا ریڈیو بند کر دیتا تھا۔ ریڈیو اسلامک احمدیہ اتفاقاً تھوڑا سا سنا تو محسوس ہوا کہ یہ ایک غیر معمولی ریڈیو ہے۔ آہستہ آہستہ اسلام سمجھ آنا شروع ہوا ہے۔'' اب خدا کے فضل سے یہ دوست احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور ماشاء اللہ بہت مخلص ہیں۔

غانا (Ghana) میں جماعت کے پروگراموں کو نمایاں Coverage ملی ہے۔ ملکی ٹی وی نے ۱۶ گھنٹے پر مشتمل ان کے ۵۳ پروگرام نشر کئے ہیں۔ اور ریڈیو پر ۲۳۰ گھنٹوں پر مشتمل ۴۴۰ پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ: "عیسائی چرچوں نے کوشش کی تھی کہ کسی طرح ٹی وی یہ وقت اُن کو دے دے اور انہوں نے ہم سے زیادہ رقم دینے کی بھی آفر کی۔ لیکن ٹی وی کے ادارہ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور یہ وقت ہمیں دے دیا۔

گیمبیا (Gambia) میں بھی جماعت کو میڈیا میں غیر معمولی کوریج مل رہی ہے۔ باوجود ساری مخالفت کے صرف گزشتہ ایک سال میں ان کے ہفتہ وار ۵۲ گھنٹے پر مشتمل ۲۷۷ پروگرام نیشنل ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے ہیں۔

ٹوگو میں دوران سال ۴۸ گھنٹوں پر مشتمل ہفتہ وار ۱۰۴ ریڈیو پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

یوگنڈا میں جماعت کو مختلف ریڈیو چینلز پر ۳۱۴ گھنٹوں پر مشتمل ۱۵۸ پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی جس کے ذریعہ پانچ ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح مڈغاسکر میں گیارہ پروگرام مقامی ٹی وی پر اور ۲۰ پروگرام تین ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے۔

گیانا میں جماعت کے ہفتہ وار ۵۲ گھنٹے کے پروگرام ٹی وی پر اور ہفتہ وار ۱۴ گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے۔

سرینام میں جماعت کو دوران سال ملکی ٹی وی پر اپنے پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ تقریباً ۲۲ گھنٹے پر مشتمل ۸۳ پروگرام نشر ہوئے۔

اسی طرح جماعت ہالینڈ کو بھی مقامی ریڈیو سٹیشنوں پر پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اور ناروے کو بھی۔

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر ۶۳۱۷ گھنٹے پر مشتمل ہمارے ۷۳۹۵ پروگرام نشر ہوئے ہیں جن کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق چار کروڑ ۷۳ لاکھ اور ۷۶ ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اخبارات میں کوریج

اسی طرح امسال ۲۲۸ اخبارات میں جماعت کے آرٹیکل شائع ہوئے ہیں اور بعض ممالک میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب سیریز کی صورت میں نمایاں طور پر شائع کی گئی ہیں۔ اس ذریعہ سے اندازاً ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ۲۷ ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

احمدیہ ویب سائٹ

پھر جماعت کی ایک ویب سائٹ ہے جو مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب کو انڈیکس کے ساتھ DVD پر محفوظ کیا ہے۔ یعنی ایسی ڈیجیٹل ڈسک جس میں آڈیو، وڈیو اور ہر قسم کا ڈیٹا محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ درج ذیل کتب کا انگریزی ترجمہ آڈیو ٹیپز پر محفوظ کیا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، پیغام صلح، ہماری تعلیم۔ اور اسی طرح درج ذیل اردو کتب کو بھی آڈیو CD پر محفوظ کیا ہے: اسلامی اصول کی فلاسفی، لیکچر لاہور، برکات الدعا، ملفوظات۔

اسی طرح حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن کی آڈیو CD تیار کی ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کی آڈیو CD بھی تیار کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ Islam's Response to Contemporary Issues، Revelation, Rationality, Knowledge & Truth، Murder in the name of Allah، Christianity a journey from facts to fiction اسی طرح نظمیں وغیرہ ہیں۔

حضور کی ترجمۃ القرآن کی ۶۵ کلاسیں آڈیو CD پر آچکی ہیں۔ اور یہ سارا میٹریل وہ کہتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ اور درج ذیل رسائل بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل لندن، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، رسالہ التقویٰ اور حضور رحمہ اللہ کے گزشتہ دو سالوں کے خطبات اردو متن اور انگلش ترجمہ کے ساتھ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتب ہیں۔

ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت خلق

اب کچھ ذیلی شعبے ہیں ہومیو پیتھی ہے ہیومینٹی فرسٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو بکثرت فروغ ہو رہا ہے۔ اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ۵۵ ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق ایسے ۶۳۲ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ اس سال ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ ۹۱ ہزار افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ ان مریضوں میں ایک بھاری تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کی ہے۔ یہ مفت علاج رنگ، نسل اور مذہب کے فرق سے بالا تر کیا جاتا ہے۔ اور محض خلق اللہ کی بھلائی پیش نظر ہوتی ہے۔

مغربی ممالک میں سے انگلستان اور جرمنی اور افریقن ممالک میں سے غانا نے جس منظم طریق سے اس کام کو آگے بڑھایا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ انگلستان میں دورانِ سال ۲۵ ہزار سے زائد افراد کو علاج کی سہولت مہیا کی گئی جرمنی میں ۱۳ ہزار سے زائد مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا۔ غانا میں ۲۳ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اور وہاں چھوٹے بڑے ۳۲ شفاخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور غانا کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ سارے افریقن ممالک کو ادویات غانا سے ہی بھجوائی جاتی ہیں۔

انڈونیشیا میں بھی ۳۲۸ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح احمدیہ ہومیو ڈسپنسری قادیان ہے جو وقف جدید کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے اور یہاں بھی دوران سال ۵۰ ہزار سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔ اس کے علاوہ دو کیمپ ہماچل میں لگائے گئے اور گیارہ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور انہیں دوا مہیا کی گئی۔ قادیان کے علاوہ ہندوستان میں ۲۰ سے زائد جگہوں پر ہومیو پیتھی علاج کا انتظام موجود ہے۔

پھر طاہر ہومیو پیتھی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے، ربوہ میں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر وقار منظور بسرا کی زیر نگرانی بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال کی رپورٹ کے مطابق کل ۷۹ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے چار ہزار مریضوں کا تعلق ربوہ سے ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے غیر از جماعت مریضوں کی ایک غیر معمولی تعداد علاج کی غرض سے آتی ہے۔ گزشتہ سال ۱۵ ہزار غیر از جماعت مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں اکثریت مزدوروں اور کسانوں کی ہوتی ہے لیکن بہت پڑھے لکھے تاجر اور اعلیٰ افسران بھی آتے ہیں۔

بنین سے مکرم عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو پچھلے ۱۹ سال سے سنتا تو تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا اس کا علاج انہوں نے حضورؒ کے نسخہ سے کیا جو تین ماہ جاری رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ اس نے بولنا شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ

پھر گیمبیا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ۵۵ سالہ شخص کے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ اس کا گردہ اپنی جگہ سے ہل چکا ہے۔ اس کو ہومیو پیتھی نسخہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کی۔

فرانس سے مکرمہ نصرت قدسیہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ایک غیر از جماعت خاتون کے ہاں تین بچے پیدائش کے بعد وفات پا چکے تھے۔ اس کا ہومیو علاج کیا گیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے جو ماشاءاللہ صحت مند ہے۔

پھر گیمبیا سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بانی گاؤں میں ایک خاتون جس کی عمر Late 30s میں تھی اور سات سال سے اس کے ہاں کوئی پیدائش نہ ہوئی تھی۔ وہ دیگر کئی بیماریوں میں بھی مبتلا تھی۔ اس کا علاج کیا گیا اور اب بفضلہ تعالیٰ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پورا گاؤں حیرت زدہ ہے کہ اس کے ہاں تو اولاد ہو ہی نہیں سکتی تھی یہ سب کیسے ہوا۔

ایک غیر از جماعت دوست کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے تھے، کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے کافی علاج کروایا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک سال قبل ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک احمدی نے کہا کہ ہماری جماعت کے کلینک ربوہ سے علاج کروائیں جس پر وہ رضامند ہو گئے۔ علاج شروع ہونے کے بعد ٹیسٹ کروائے گئے تو رپورٹ پہلے سے بہتر تھی۔ علاج مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ امید سے ہو گئیں اور یکم جولائی ۲۰۰۳ء کو اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کے آٹھ سال بعد بیٹا عطا کیا ہے جو بالکل صحت مند ہے۔ الحمدللہ۔

اسی طرح ایک صاحب کی انگلی کٹ کر علیحدہ ہو گئی تھی۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے کٹی انگلی ٹانکے لگا کر جوڑ دی۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد انگلی کا وہ حصہ جو حادثہ میں کٹ کر علیحدہ ہوا تھا سیاہ ہو گیا اور اس میں گینگرین ہو گئی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ لازماً انگلی کاٹنا پڑے گی۔ وہ علاج کے لئے طاہر ہومیو پیتھک کلینک میں آئے اور مسلسل دو سال تک لمبا علاج جاری رہا اور الحمدللہ کہ انگلی بالکل ٹھیک ہو چکی ہے۔

نادار، ضرورتمند افراد اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورتمند اور یتیموں کی مالی امداد۔ یہ بھی خدمت خلق ہے۔ اس جہاد میں بھی جماعت احمدیہ مصروف ہے۔ ہندوستان، بنگلہ دیش اور دوسرے غریب ممالک میں ضرورتمندوں کی امداد کے لئے جو رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں ان رقموں کا شمار ممکن نہیں۔ مرکزی امداد کے علاوہ مقامی طور پر خدمت کے اس میدان میں بہت زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ افریقن ممالک میں بھی یہ خدمت خلق کا کام ہو رہا ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعہ سے بھی، سکولوں کے ذریعہ سے بھی اور جہاں موبائل ڈسپنسریاں جاتی ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

HUMANITY FIRST انگلستان میں بھی خدمت میں کافی نمایاں ہے۔ گزشتہ ایک سال میں قریباً ۸۰ ٹن وزنی امدادی سامان جس میں خوراک کپڑے اور ادویات، سکولوں کے لئے فرنیچر اور جنریٹر وغیرہ شامل ہیں گیمبیا، سیرالیون، اور برکینا فاسو بھجوایا گیا۔

اب ہیومنٹی فرسٹ نے مختلف مستقل نوعیت کے کام بھی شروع کر دئے ہیں، پراجیکٹس شروع کر دئے ہیں۔ اس میں افریقہ کے تین ممالک برکینا فاسو، گیمبیا اور سیرالیون میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لئے پانچ مراکز قائم کئے ہیں۔ غریبوں کے لئے بالکل مفت تعلیم کا انتظام ہے۔ برکینا فاسو میں دس کمپیوٹرز کے ذریعہ کام شروع کیا گیا تھا اب ان کو چالیس کمپیوٹرز مہیا کر دئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تین شفٹوں میں نوجوانوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔

اسی طرح برکینا فاسو میں عورتوں کے لئے سلائی کا سکول کھولا گیا ہے۔ جہاں سلائی سکھانے کے بعد سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف بھی ہیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفات سے قبل ایک خطبہ جمعہ میں عراق کے مظلوم عوام کی مدد کے لئے

اعلان فرمایا تھا۔اس کے لئے بھی ایک رقم اکٹھی ہو چکی ہے اور جیسے ہی حالات اس قابل ہوئے، رابطے کئے جا رہے ہیں، وہاں انشاء اللہ امداد فراہم کی جاسکے گی اور اس کے لئے پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات

اب مختلف شعبوں میں جو جماعتی ترقی ہے اس کے کوائف مختصراً پیش کرتا ہوں۔ مواد تو کافی ہے مگر مجھے بیچ میں سے چھانٹی کرنی پڑے گی۔

ہندوستان: تو ہندوستان کی امسال کی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۶۲۵ ہے۔ ۶۵/اماموں نے بھی احمدیت قبول کی ہے۔ جو احمدیت قبول کر رہے ہیں ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

نگران دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب لکھتے ہیں کہ: ''ضلع فیروز پور کے گاؤں سنتو والا میں ۱۴ گھر مسلمانوں کے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب گھرانے جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ یہاں کے صدر جماعت بالی شاہ صاحب نے بیان کیا کہ احمدیت میں شامل ہونے سے پہلے وہ خود اور گاؤں کے دیگر مسلمان قبروں کے آگے سجدے کرتے بلکہ ان کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اب احمدیت کی برکت سے ہم سب شرک چھوڑ کر نمازی بن چکے ہیں۔ اور نشہ کی بدترین لعنت سے بھی محفوظ ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ قادیان میں حاضری بھی پچاس ہزار سے اوپر تھی اور یہ حاضری اب تک کے جلسوں کے مطابق سب سے زیادہ ہے۔

غیروں کا اعتراف: ہماچل کے سنت بابا فقیر چند جی نے ایک ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر اپنی تقریر میں کہا کہ غیر احمدی لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ جماعت احمدیہ کے لوگوں سے بہت ملتے ہیں۔ ان کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے پروگراموں میں ان کو بلاتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی مثال سوئی کی ہے اور تمہاری مثال قینچی کی ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتی ہے اور تم لوگ دوسروں کو کاٹنے کا کام کرتے ہو۔

کینیا: کینیا کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۳ ہزار، ۱۸۳ ہے۔ امیر صاحب کینیا فرماتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس وقت نیروبی کے مضافات میں ۵ نئے علاقوں میں بہترین فعال جماعتیں بن چکی ہیں اور باقاعدہ مالی نظام میں شامل ہو چکی ہیں۔ ان سب جگہوں پر معلمین کا تقرر ہو چکا ہے۔ کیسرانی کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر بھی مکمل ہو چکی ہے۔

یہ مزید بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیا میں ایسی ایسی جگہوں میں احمدیت کے پودے لگے ہیں جہاں گزشتہ پچاس سال میں احمدیت کا نام ونشان تک نہ تھا اور ایسے علاقوں میں مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جہاں مخالفین احمدیت کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ وہاں پر احمدیہ مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔ ان علاقوں اور شہروں میں نکورو (Nakuru) اور ایلڈوریٹ (Eldorate) ہے جہاں ہمیشہ احمدیت کی مخالفت رہی ہے لیکن اب چند ماہ میں ہزاروں کے حساب سے یہاں بیعتیں ہوئی ہیں اور جماعت کو عظیم الشان مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں سے ایک طرف چند میل کے فاصلہ پر کریچو (Karicho) شہر ہے اور دوسری طرف نواشہ (Naiwasha) کا شہر ہے (اگر میں صحیح تلفظ بول رہا ہوں)۔ ان شہروں میں کبھی ایک بھی احمدی نہیں تھا، اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور نکورو میں امسال کینیا کا پانچواں کلینک بن چکا ہے۔ الحمد للہ۔

ایتھوپیا (Ethiopia): پھر ایتھوپیا ہے۔ اس ملک کو حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ملک ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال جماعت کو میدان تبلیغ میں کامیابیاں عطا ہوئی تھیں۔ امسال بھی جماعت کینیا سے تبلیغی وفود یہاں جاتے رہے جہاں تبلیغی پروگراموں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پولیس ان کو پکڑ کر واپس بھجوا دیتی۔ لیکن انہوں نے صبر وہمت سے اپنا کام جاری رکھا۔ اور ایتھوپیا کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ۷۴ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

ایتھوپیا میں Dida Mega کے مقام پر جماعت کی پہلی مسجد، مسجد بلال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ بے شک یہ ایک چھوٹی اور سادہ سی مسجد ہے۔ ابھی ابتدا ہے یہ مسجد انشاء اللہ ارض بلال میں آئندہ سینکڑوں ہزاروں مساجد کا پیشِ خیمہ ثابت ہوگی۔

اللہ کرے کہ اس ملک میں پھر سے انصاف پسند اور عقل وفہم رکھنے والے حکمران آئیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھے اور جماعت کی تبلیغ میں کسی قسم کی روک نہ ڈالیں۔

اریٹریا: جماعت کینیا نے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہاں اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ اور اریٹریا میں ۴۵ ہزار بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی ہے۔ یہ ملک کینیا کے سپرد تھا۔ اور بعض نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

جبوتی: جبوتی، یہ ملک بھی کینیا جماعت کے سپرد ہے اور امسال جبوتی کی بیعتوں کی تعداد 11 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اور کئی مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

تنزانیہ: جماعت تنزانیہ کو دوران سال ۱۷ ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے اور ۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ ٹانگا (Tanga) کے ایک گاؤں لوزانیہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی سے نوازا ہے۔ ایک تبلیغی جلسے کے بعد جب دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے نمبردار کھڑے ہوئے اور یہ اعلان کیا کہ ہمیں یہ سب شرائط اور باتیں منظور ہیں اور میں سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس پر گاؤں کے تمام حاضرین نے یکجائی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ گاؤں اگبینو گاؤں کے قریب ہے جہاں کی اکثریت احمدی ہو چکی ہے۔ اس علاقہ کی گورنمنٹ نے اپنے اجلاس میں پاس کیا تھا کہ آئندہ اس گاؤں کا نام ''احمدیہ اگبینو'' ہوگا۔ چنانچہ مین روڈ پر مسجد سے باہر احمدیہ اگبینو کا ایک بڑا سائن بورڈ لگا دیا گیا ہے۔

یوگنڈا: جماعت یوگنڈا کو امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۴۴ بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔ ہمسایہ ملک روانڈا میں بھی انہوں نے وفد بھیجا اور ۲۰ بیعتیں ہوئیں۔

غانا: امسال جماعت احمدیہ غانا کو ایک لاکھ ۹ ہزار ۶۰۰ بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کو ملکی سطح پر بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا لکھتے ہیں کہ:

''غانا کی پارلیمنٹ نے ملک میں صلح اور امن کی فضا قائم کرنے کے لئے ایک مصالحاتی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ صدر مملکت غانا نے اس کمیشن کے لئے پورے ملک سے صرف نو افراد کا انتخاب کیا۔ ان میں امیر جماعت احمدیہ غانا کو شامل کیا گیا۔ امیر جماعت غانا واحد مسلمان ہیں جو اس کمیشن میں شامل ہیں۔ خدا کے فضل سے یہ امر جماعت احمدیہ غانا کے لئے ایک اعزاز ہے۔ ایک پیراماؤنٹ چیف نے کہا امیر جماعت احمدیہ غانا کی اس کمیشن میں شمولیت سے مجھے اور کئی غانین کو تسلی ہوئی ہے کہ یہ کمیشن اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہوگا۔

نائیجر (Niger): نائیجر، یہاں کے سلطان آف آگادیس (AGADEZ) کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان ہیں۔ اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں (Traditional Rulers) کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور صدر مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل ہیں۔ یہ امسال جلسہ سالانہ بینن میں اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ دو ہزار پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد بھی ایک ہفتہ بینن میں مقیم رہے۔ اور امیر صاحب بینن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں گئے اور احمدیت کو قریب سے دیکھا۔ نائیجر واپسی سے قبل اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں بیعت کر کے واپس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ اور کہا کہ بینن کے جلسہ میں ہزاروں افراد کو نماز پڑھتے دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔ ہم مسلمان ملک سے آئے ہیں۔ مگر وہاں کبھی بھی اس قدر بڑا اجتماع خالصۃً للہ ہوتے نہیں دیکھا۔

بینن: اصغر علی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہم احمدی جماعتوں کے دورے پر تھے۔ ہماری گاڑی کے اوپر سپیکر لگے ہوئے تھے جن پر صرف اونچی آواز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت چلتی رہتی ہے۔ ایک گاؤں کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک احمدی جماعت 'معکا' میں گئے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ راستہ میں پڑنے والے گاؤں ''بے'' کے نوجوانوں کا ایک بڑا ہجوم سڑک پر کھڑا ہے اور انہوں نے روڈ بلاک کی ہوئی ہے۔ جب ہم نے گاڑی روکی تو سارے ہجوم نے ہمیں گھیر لیا اور سب نے اونچی آواز میں بولنا شروع کر دیا کہ آپ ہمارے پاس کیوں نہیں رکتے۔ آج ہم آپ کو یہاں سے جانے نہیں دیں گے جب تک آپ ہمیں پیغام نہیں دیں گے۔ چنانچہ ان کو احمدیت کا تعارف کروایا۔ سب خاموشی سے سنتے رہے۔ آخر پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم بھی احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر انہیں سمجھایا گیا کہ ایسے نہیں۔ یہاں پر آپ کے امام صاحب ہیں، بادشاہ ہیں اور دیگر بزرگ ہیں آپ ان سے مشورہ کریں اور پھر اکٹھے ہو کر کوئی فیصلہ کریں۔ چنانچہ اس پر وہ نوجوان راضی ہو گئے۔ دو دن انہوں نے یہی بات اپنے امام صاحب اور گاؤں کے دیگر اصحاب کے سامنے رکھی۔ چنانچہ تیسرے دن اس گاؤں کا وفد ۳۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہمارے مربی ہاؤس پہنچا اور کہا کہ ہم آپ کو اطلاع دینے آئے ہیں کہ چار ہزار افراد پر مشتمل گاؤں سارے کا سارا بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ یہاں ایک مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔

ساوے کا شہر بینن کے وسط میں ہے۔ یہاں کے کمشنر نے جماعت کے پاس اپنا وفد بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بینن کے وسط میں ایک مسجد اور ہسپتال موجود ہو۔ اس لئے ہم آپ کو دو ایکڑ زمین دے رہے ہیں۔ کنگ آف ساوے کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے کمشنر کو بلوایا اور کہا کہ جماعت کو دو ایکڑ سے زیادہ زمین دو اور عین شہر کے اندر دو تا کہ اگر ۲۰ یا ۲۵ سال کے بعد بھی جماعت اگر کوئی کام کرنا چاہے تو اس کے پاس زمین موجود ہو۔

آئیوری کوسٹ: امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں: خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک دیہاتوں میں تبلیغ کے نتیجہ میں کامیابیاں عطا ہوتی رہی ہیں لیکن اب شہروں میں اللہ کے فضل سے کامیابیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ Gagnoa شہر میں پورے محلہ نے احمدیت قبول کی ہے۔ یہ شہر آئیوری کوسٹ کے پانچ بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے بعد کورگو شہر میں بھی نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اور آبی جان سے قریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک اہم شہر داگو کا ایک محلہ مسجد، امام اور نمازیوں سمیت احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

لائبیریا: لائبیریا، جماعت لائبیریا کو بھی امسال بڑے نامساعد حالات میں کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اب بھی وہاں کے حالات بہت خراب ہیں اور تکلیف دہ ہیں۔ لوگ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے حالات جلد بدلے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے تین نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور ایک ہزار پانچ سو سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور دورانِ سال انہوں نے وقارِ عمل کر کے ایک مسجد تعمیر کی۔ ایک کے اضافہ کے ساتھ یہاں ہماری مساجد کی کل تعداد ۱۷۷ ہو چکی ہے۔

برکینا فاسو: اس سال برکینا فاسو میں ۱۵ مختلف قوموں کے ۹۲ ہزار ۸۰۰ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ دس چیف اور ۲۲ ائمہ نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

ظفر احمد صاحب مبلغ برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ریجن واگاڈوگو کے ایک گاؤں مانسینے میں تبلیغ کا وقت مقرر کیا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام مسلمان مسجد میں بیٹھے تھے اور اس گاؤں کے تمام مشرک ایک سکول میں جمع تھے۔ ہم نے مسجد میں تبلیغ شروع کی تو مشرکوں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ کی تبلیغ صرف مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ سکول میں آکر ہمیں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ سب مشرکوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور اس گاؤں کے تمام مسلمانوں اور مشرکین نے اسلام قبول کر لیا۔

کونگو: امیر صاحب کونگو لکھتے ہیں: ”کونگو کے وہ علاقے جہاں باغیوں کا قبضہ ہے اور وہاں ہمارا جانا ناممکن ہے لیکن وہاں کے باشندے ساتھ والے صوبہ کاٹانگا (Katanga) میں آجا سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں 1940ء میں کینیا اور تنزانیہ کے ذریعہ احمدیت کا لٹریچر پہنچا تھا اور لوگوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ اس دفعہ جب ہمارا وفد کاٹانگا (Katanga) کے دورہ پر پہنچا تو ایک بزرگ ابراہیم نامی کو جب یہ علم ہوا کہ یہاں احمدی مبلغ آیا ہے تو وہ ملنے کے لئے آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں پوچھنے لگے اپنے ساتھ اپنا بیعت فارم اور اس وقت ان کو جو جواب ملا تھا لے کر آئے کہ میری بیعت قبول ہوئی تھی۔ ہم اس وقت سے احمدی ہیں مگر اس کے بعد سے ہم سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ ان کو تفصیل سے بتایا گیا کہ اب ہمارے چوتھے خلیفہ ہیں (حضور رحمہ اللہ کی زندگی کی بات ہے)۔ ابراہیم صاحب حضور رحمہ اللہ کی تصویر ساتھ لے گئے اور کہنے لگے کہ اب ہم سب ایک وفد بنا کر ملنے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس پرانی جماعت سے بھی رابطہ کے سامان پیدا فرما دئے۔

نائیجیریا: نائیجیریا میں گزشتہ دو سالوں سے بیعتوں کے حصول میں جو کامیابیاں مل رہی ہیں یہ سلسلہ دورانِ سال بھی جاری رہا۔ امسال ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ۲ لاکھ ۶ ہزار ۵۶۰ ہے۔ ۲۶؍ اماموں نے احمدیت قبول کی ہے۔

کیمرون: جماعت نائیجیریا کو ہمسایہ ممالک کیمرون، چاڈ اور ایکٹوریل گنی میں بھی کامیابیاں ملی ہیں۔ کیمرون میں امسال 725 بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں کے ایک مقامی نوجوان جامعہ احمدیہ نائیجیریا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خدمت پر مامور ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت مستحکم ہو رہی ہے۔

چاڈ: چاڈ میں دوران سال ۲۱۳ بیعتیں عطا ہوئی ہیں۔ یہاں گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد ۴۳ تھی۔ یہاں بھی نائیجیریا کے ذریعہ سے ہے۔

ایکٹوریل گنی: ایکٹوریل گنی میں گزشتہ سال کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی امسال یہاں جماعت نائیجیریا کو اٹھارہ بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔

سالومن آئی لینڈ: سالومن آئی لینڈ، یہاں ساؤتھ پیسفک کے جزائر ممالک میں جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے جماعت آسٹریلیا کے سپرد چار جزائر ممالک کئے گئے۔ انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔ اور سالومن آئی لینڈ میں ایک داعی الی اللہ کو بھجوایا ہے جنہوں نے دو ماہ وہاں کام کیا ہے۔ پرانے احمدیوں کو تلاش کیا اور ریڈیو پر اعلان کروائے۔ اس کوشش کے نتیجہ میں اب پچاس افراد پر مشتمل جماعت منظم ہو چکی ہے۔ اور نئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اور جماعت کا قیام بھی عمل میں آگیا ہے۔ الحمدللہ۔

انڈونیشیا: انڈونیشیا جماعت کو دورانِ سال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔ بعض جگہوں میں مساجد پر حملے ہوئے اور جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں کے گھروں کو لوٹا گیا اور جلایا گیا۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور ایک ہزار سات سو سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی اور پانچ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ بڑی مخلص جماعتیں ہیں انڈونیشیا کی۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش جماعت نے بھی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نامساعد حالات کے باوجود اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ اور ایک ہزار تین سو سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ کھلنا میں ایک تبلیغی میٹنگ کے دوران، یہ چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے ہیں جو لوگوں کے ایمان کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں، ایک غریب آدمی سخاوت جمعدار جو مچھلی پکڑ رہا تھا اپنا کام چھوڑ کر ہماری تبلیغی نشست میں آگیا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے مچھلی پکڑنے کے لئے جونہی جال پھینکا تو دو بڑی بڑی مچھلیاں اس میں پھنس گئیں۔ تو یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ جہاں کئی ہفتوں سے مجھے اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو وہاں اچانک اکٹھی دو بڑی مچھلیاں آئی ہیں جال میں تو یہ ضرور جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ پس وہ مچھلیاں لے کر معلمین کے پاس آیا اور ایک مچھلی تحفۃً پیش کر کے اپنا ماجرا سنایا اور بیعت کر لی۔

جرمنی: یورپ میں جماعت جرمنی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ملک اور دیگر سپرد ممالک میں سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ جرمنی میں پندرہ اقوام سے تعلق رکھنے والے ۱۲۵؍ افراد نے بیعت کی ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی نے بوزنیا، سلووینیا، ہنگری، کوسووو، بلغاریہ، مالٹا اور رومانیہ میں بھی تبلیغی میدان میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جماعت جرمنی کو الجیریا اور یمن میں بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جرمنی سے مخلص احمدی دوست ان ممالک میں وقف عارضی پر گئے اور اپنے قیام کے دوران الجزائر میں ۱۶۸ اور یمن میں ۳۶ بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق پائی۔

الجزائر میں حالیہ زلزلہ سے متأثر ہونے والے افراد کی جماعت جرمنی نے حسب توفیق مدد بھی کی۔

ہنگری میں انہوں نے تبلیغی وفد بھجوائے اور ۱۹ بیعتیں حاصل کی ہیں۔ ان نومبائعین میں ہنگیرین اور افریقن اقوام کے لوگ شامل ہیں۔ کوسووو میں ۱۳ بیعتیں ہوئی ہیں۔ اسی طرح سلووینیا وغیرہ میں بھی۔

فرانس: جماعت احمدیہ فرانس نے امسال ۳۱ مختلف شہروں میں ۱۲۶ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔ اور انہیں امسال ۸۰ بیعتیں ہوئی ہیں۔

مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی کے ایمان افروز واقعات

اس ترقی کے ساتھ ساتھ مخالفین کا پروپیگنڈا بھی جاری رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہتا ہے۔ بینن کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ نارتھ میں جماعت ’دوئی‘ میں ہم نومبایعین کی تربیت میں مصروف تھے تو ساتھ والے گاؤں کے کچھ نوجوان خاکسار کے پاس پہنچے اور اپنے گاؤں آنے اور تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اگلے دن ہی ان کے محلہ کی مسجد میں پیغام حق پہنچایا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ ہم سب بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن بیعت سے قبل ہم گاؤں کی جامع مسجد میں جائیں گے تاکہ وہاں امام اور باقی لوگ اکٹھے ہوں اور سب مل کر بیعت کریں۔ چنانچہ جامع مسجد میں جلسہ شروع ہوا۔ یہاں کے بڑے امام اور اس کے ساتھی نے احمدیت کے خلاف تقریر کی۔ اس پر نوجوان بول اٹھے کہ تم دونوں امام جھوٹے ہو اور احمدیت سچی ہے، ہم احمدی ہیں یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد خاکسار نے ان دونوں اماموں سے سرکردہ افراد کی موجودگی میں گفتگو کی اور احمدیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ اس پر ان اماموں نے کہا کہ ہم غلطی پر تھے آج ہم نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دو دن کے بعد عید آنے والی ہے۔ عید کے دن ہم اجتماعی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کریں گے۔ چنانچہ عید کے دن اس گاؤں کے چھ ہزار افراد نے احمدیت قبول کی جہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت بن چکی ہے اور ان کے جلسہ کا انعقاد بھی ہو چکا ہے۔

پھر کینیا کے مبلغ جمیل صاحب لکھتے ہیں کہ ماہوگو نامی گاؤں میں کافی عرصہ سے تبلیغ جاری تھی لیکن صومالی مسلمانوں کی شدید مخالفت نے ہمارے داعی الی اللہ کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ صومالی مسلمانوں کے ڈر سے مقامی سُنّی مسلمان ہماری بات سننے سے انکار کر دیتے تھے۔ چنانچہ جب مقامی لوگوں نے صومالیوں کو شرارتوں میں بڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ صومالیوں کو یہاں سے نکالا جائے اور احمدی جو پرامن ہیں ان کو یہاں تبلیغ کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ مقامی لوگوں کی دعوت پر ہم وہاں گئے اور بفضل خدا ۵۴ خاندانوں نے احمدیت قبول کر لی اور اپنی مسجد بھی جماعت کے حوالے کر دی۔ اور دوسری طرف سب نے متفقہ فیصلہ کر کے صومالیوں کو وہاں سے نکال دیا۔

سینیگال: سینیگال کے کاساس کے علاقہ میں مخالف احمدیت ابراہیم صاحب جماعت کے خلاف ہر جلسے میں شریک ہوتے اور جماعت کے خلاف تقریر بھی کرتے تھے۔ گزشتہ سال ’سارے بلال‘ (ایک جگہ کا نام ہے) اس میں تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہ صاحب بھی پہنچے۔ پروگرام کے آغاز پر ایک احمدی نوجوان نے حضرت اقدس نبی کریم ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس قصیدہ کا جب ترجمہ پیش کیا گیا تو ان پر بہت اثر ہوا۔ بعد ازاں ہمارے جلسہ میں تقریر کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مَیں جماعت کے خلاف ہر جلسہ میں تقریر کیا کرتا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ بتایا گیا تھا وہ جھوٹ تھا۔ اصل اسلام تو احمدیت ہی ہے اور آج مَیں اعلان کرتا ہوں کہ یہی جماعت سچی ہے۔

سینیگال میں ڈاکٹر عمر بلدے نے گزشتہ دو سال سے ریڈیو پر اور جلسوں میں جماعت کی شدید مخالفت کی۔ ایک روز وہ ازخود ”مِضرا کمرا“ نامی احمدیہ جماعت کے صدر کے پاس آئے اور سب کے سامنے اقرار کیا کہ مَیں آج اس غلط کام سے توبہ کرتا ہوں۔ مَیں دراصل شیطانوں کے قبضہ میں آگیا تھا۔ مَیں نے جان لیا ہے کہ احمدیت کے خلاف پراپیگنڈے سب جھوٹے ہیں۔ مَیں اپنے کئے پر نادم ہوں، مجھے معاف کر دیں۔

کونگو میں ایک تبلیغی ٹیم صوبہ باندوندو کے گاؤں ”ابیکے“ پہنچی تو گاؤں کے چیف کو اپنی آمد کی غرض بتائی گئی۔ چیف نے کہا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ جس وقت اور جہاں چاہیں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ بعد نماز مغرب تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی۔ جب پادریوں کو اس کا علم ہوا تو مختلف فرقوں کے ساتھ پادری اکٹھے ہو کر پروگرام خراب کرنے آئے اور آتے ہی اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ ان کے ہر اعتراض کو ردّ کیا گیا۔ جب پادری لاجواب ہو گئے تو شور مچا دیا کہ اب کوئی مزید بات نہ ہوگی۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اسلام کا آج ہی علم ہوا ہے اس حسین تعلیم کو سنے بغیر نہ جائیں گے۔ پادری ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور ہمارا پروگرام بھرپور انداز میں جاری رہا اور اللہ کے فضل

سے آخر پر تین ہزار افراد نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

اسی طرح ریجن واگاڈوگو کی ایک جماعت ''پالگرے'' (PALGARE) میں امسال جب ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تو اجتماع سے کچھ روز قبل مخالف مولوی گاؤں کے امام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ احمدیوں کو اجتماع کرنے سے روک دیں کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر اہل گاؤں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے فضل سے ایک عرصہ سے احمدی ہیں اور احمدیہ جماعت ہماری خوشی غمی میں برابر کی شریک رہی ہے۔ اس لئے ہم ان کو جلسہ کرنے سے نہیں روکیں گے۔ بلکہ ہم دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ اجتماع کے دن وہ امام بارہ ساتھیوں سمیت اس مقصد سے آئے کہ سوالات کے ذریعہ ماحول کو خراب کردیں۔ لیکن جلسہ کی کاروائی اور سوال و جواب کی مجلس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کہنے لگے کہ ہمیں تو بالکل اور ہی بتایا گیا تھا۔ لیکن آج حقیقت کھل گئی ہے اور ہم احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ الحمدللہ۔ کم از کم ان لوگوں میں انصاف ہے، عقل ہے، سمجھ ہے، فراست ہے۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک لوکل مبلغ ابوبکر باندا صاحب تبلیغ کے لئے ایک گاؤں نانا (Nana) گئے اور لوگوں کو اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ امام صاحب نے لوگوں کو جمع ہونے کے لئے کہا لیکن ایک مخالف نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہرگز ان کا پیغام نہیں سننا۔ اس حرکت کی وجہ سے زیادہ لوگ جمع نہ ہوئے۔ بہر حال تبلیغی پروگرام ہوا اور کچھ لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ اگلی دفعہ جب ہمارے معلم وہاں گئے تو معلوم ہوا کہ وہی مخالف اور اس کی بیوی سخت بیمار ہے، کوئی علاج کامیاب نہیں ہو رہا۔ جب اس کے پاس گئے تو اس نے معافی مانگی اور سخت ندامت کا اظہار کیا اور مخالفت سے توبہ کی۔ اور سارے گاؤں کو اکٹھا کیا گیا۔ تبلیغ ہوئی اور سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا۔

مخالفین کے عبرت انگیز واقعات

اب چند واقعات پیش کرتا ہوں کہ جو روکیں ڈالنے والے لوگ ہیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے یا ان کو کس طرح اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔

صوبہ ٹانگا کے علاقہ مسینڈے میں جب جماعت کو کامیابیاں حاصل ہوئیں تو مخالف علماء نے اکٹھے ہو کر نو احمدیوں کو دھمکایا اور انہیں مقامی مسجد سے بے دخل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو احمدی ثابت قدم رہے۔ جماعت نے اپنی مسجد بنائی تو اس کی تعمیر میں رکاوٹ کے لئے اجتماعی بددعائیں کی گئیں اور اس علاقہ کے ایک شخص نے کالے جادو کے ذریعہ مسجد احمدیہ کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کیا۔ ایک رات وہ مسجد کے پاس گیا اور اپنا کالا علم شروع کیا تاکہ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ پڑ جائے (بعض افریقنوں کو بڑا وہم ہوتا ہے جادو کا) تو اچانک وہ چیختا ہوا وہاں سے بھاگا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ اپنے اس علم کے دوران اُسے ایک بڑا کالا سانپ نظر آیا جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ احمدی مجھ سے بڑے جادوگر ہیں کیونکہ میرے جادو کے اثر کو ان کے جادو کے اثر نے توڑ دیا ہے اور مسجد کی حفاظت کے لئے ایک سانپ چھوڑا ہوا ہے۔

یہاں حضرت صاحبؑ کا وہ شعر یاد آ جاتا ہے۔

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا

ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ مورو گورو میں ایک آدمی ہمارے ہسپتال آیا اور بدزبانی شروع کردی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی طرف دایاں ہاتھ اٹھا کر سخت دلآزار کلمات کہے۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ اس واقعہ کو ایک گھنٹہ بھی نہ ہوا تھا کہ ہسپتال کے سامنے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس کے اسی ہاتھ کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔

امیر صاحب گیمبیا بیان کرتے ہیں کہ Kwinella گاؤں اور اردگرد کے لوکل ہیڈز نے اجلاس کر کے فیصلہ کیا کہ اس علاقہ میں احمدیوں کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چیف نے کہا کہ مَیں نے احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور احمدی نماز میں اقامت نہیں کہتے اور سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ اللہ کی پکڑ ان لوگوں پر اس طرح نازل ہوئی کہ یہاں یہی چیف ایک دن اچانک گرا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ دوسرے گاؤں کے چیف نے بھی جھوٹ بولا، بیمار ہوا، اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اس کے بعد دردناک حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔ مرنے سے پہلے نہ وہ چل سکتا تھا اور نہ بات کر سکتا تھا۔ ایک علاقہ کے چیف نے بعض احمدی دوستوں کو مسجد تعمیر کرنے کے جرم میں جرمانے کی سزا دی اور بعض احمدیوں کو تین دن جیل میں بند رکھا۔ اس کے چند روز بعد اس کو اس عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔ ان واقعات کے نتیجہ میں بہت سے لوگ جماعت میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور بہت سے لوگوں نے اس گاؤں میں جہاں یہ واقعہ ہوا ہے احمدیت قبول کر لی ہے۔ الحمدللہ۔

ڈوری ریجن میں وہابیوں نے سوڈان سے ایک مولوی حسن گربہ کو احمدیت کے خلاف بولنے کے لئے بلایا۔ موصوف کے متعلق انہیں یقین تھا کہ یہ شخص احمدیوں کی ترقی کو روک سکے گا۔ اس شخص نے تین صوبوں کا چکر لگایا۔ ہر جگہ احمدیت کے خلاف اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زہر اگلتا رہا۔ ہم نے اسے مقابلے کے لئے بلایا لیکن وہ ٹالتا رہا۔ اس پر ہم نے اس کے سارے اعتراضات کو بیان کر کے یہ اعلان کیا کہ سب جھوٹ ہے اور ہم جھوٹے پر لعنت ڈالتے ہیں۔ یہ شخص چکر لگاتے ہوئے ایک احمدی گاؤں ''غل غنو'' جمعہ کے روز داخل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد کہنے لگا، لوگو! بات سنو! مَیں کہتا ہوں کہ مسیح موعود جھوٹے ہیں اور مَیں قسم کھاتا ہوں کہ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ تمام احمدیوں نے کہا الحمدللہ اب فیصلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہے۔ ہم ضرور نتیجہ دیکھیں گے۔ ڈیڑھ ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ یہ شخص بیمار ہوا اور اسے ڈوری ہسپتال میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ پھر برکینا فاسو کے سب سے بڑے ہسپتال واگاڈوگو میں لے جایا گیا۔ وہاں بھی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اسے گھانا لے جاؤ۔ اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کا بھی کیسا انتقام ہوتا ہے کہ احمدیہ ہسپتال میں اسے داخل کروا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر یہ شخص آج کی رات نکال گیا تو صبح اس کا آپریشن کردیں گے۔ جماعت کے ڈاکٹروں نے بہر حال خدمت کرنی ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ مخالف ہے یا حق میں ہے۔ یہ شخص رات کے وقت پیشاب کرنے کے لئے بیت الخلاء گیا اور وہیں پر دم توڑ دیا۔ اس کی عبرتناک موت کا پورے علاقہ پر اثر ہوا ہے اور اس واقعہ نے تمام مخالفین کے دلوں میں ہیبت ڈال دی ہے۔

برکینا فاسو کے مربی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت نے کایا شہر میں ایک غیر احمدی الحاج عبداللہ کا مکان کرایہ پر لیا۔ یہ ملک سے باہر تھا۔ واپس آیا اور اسے پتہ چلا کہ مکان احمدیوں کے پاس ہے اور اس میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس نے مکان خالی کروانے کی کوشش کی اور مکان خالی کروالیا کہ میرے بچے آرہے ہیں مجھے مکان چاہئے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعا کی اور یہ معاملہ خدا پر چھوڑتے ہوئے یہ مکان خالی کر دیا۔ چند ہی دن کے بعد ایسی تقدیر ظاہر ہوئی کہ اس مالک مکان کا داماد اور اس کے دو بھتیجے اور ایک فیملی ٹرک کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوئے اور سب موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ اور مخالف کی بیٹی بیوہ ہو کر اس کے گھر واپس آگئی اور وہ سارے علاقہ میں عبرت کا نشان بن گیا اور الحاج عبداللہ کے خاندان کے لوگ بار بار آتے رہے اور اب کہتے تھے کہ یہ مکان جماعت دوبارہ لے لے۔

موضع سوسارا ضلع گوالیار میں ہماری ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں تبلیغی جماعت کے مُلّاں پہنچے اور جماعت کو اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو گالیاں دینی شروع کیں۔ نو مبایعین نے منع کیا اور کہا کہ ہمیں گالیاں نہ دیں بلکہ قرآن و حدیث سے بات کریں ورنہ گاؤں سے نکل جائیں۔ چنانچہ جب یہ تبلیغی ٹولہ گاؤں سے باہر نکلا تو ایک ٹرک سے ان کی جیپ ٹکرا گئی اور ان میں سے چار کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ گاؤں کے مخالف لوگ برملا کہہ اٹھے کہ یہ سب کچھ احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ جمال پور کے ایک گاؤں کباڑیہ باڑی میں ایک تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ ملاؤں نے وہاں کے غنڈوں کو اکسایا۔ انہوں نے ہمارے وفد کو خوب لوٹ لیا۔ ان ظالموں میں ایک آدمی وسیم الدین عرف جسیم ڈاکو تھا۔ اس ڈاکو پر بعد میں فالج کا حملہ ہوا اور اس کا نچلا دھڑ مکمل طور پر بے حس ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو احساس ہو گیا کہ مجھے یہ سزا احمدیوں پر ظلم کی وجہ سے ملی ہے۔ چنانچہ اس نے ہمارے وفد کے ایک ممبر کو معافی کا خط لکھا اور یہ لکھا کہ آپ مجھے معاف کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ میرے لئے دعا کریں تو مَیں صحت یاب ہو جاؤں گا۔

حسن بصری صاحب مبلغ کمبوڈیا لکھتے ہیں۔ ''ایک نوجوان شافی بن حسین صاحب نے جب بیعت کی تو وہابی ادارہ کا لیڈر ان سے بہت ناراض ہوا اور کہا کہ تم نے ہمارے پاس چار سال تک سب کچھ پڑھا اور اب تم اندھے ہو گئے ہو۔ احمدیت ایک گمراہ فرقہ ہے تم اس سے بچ کر واپس آجاؤ ورنہ بہت برا ہوگا۔ پھر اس نے وارننگ دی کہ کمبوڈیا میں کسی کو مروانا بہت آسان ہے یکصد ڈالر خرچ کر کے تمہارا کام ہو جائے گا۔ اس پر اس نو احمدی نے جواب دیا کہ تم جو کرنا چاہتے ہو بے شک کرو تمہاری وارننگ کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اس کے بعد دھمکی کا خط مشن ہاؤس بھی آیا اور ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی بے حرمتی بھی کی گئی۔ چنانچہ اس مخالف پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس طرح آئی کہ پولیس نے اس کو دہشت گردی کے جرم میں پکڑا۔ اس کے ادارہ اور سکول حکومت نے بند کردیئے۔ اس کے چار ساتھیوں کو بھی پولیس نے پکڑ لیا اور اس کے باقی غیر ملکی اساتذہ کو حکومت نے ملک سے باہر نکالنے کی وارننگ دی ہے۔

اسی طرح حسن بصری صاحب ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک شخص حاجی سلیمان جو کمبوڈیا میں تبلیغی جماعت کا بڑا لیڈر ہے احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ ملک بھر میں اس کے مرید پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ شخص حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں بہت گندی زبان استعمال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ احمدیوں کے ساتھ مصافحہ کرنا اور سلام کرنا حرام ہے۔ احمدی تو کافروں کے باپ ہیں۔ ساری جماعت نے اس شخص کے لئے اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی بھی پکڑ ہوئی اور گزشتہ ماہ اس کو بھی پولیس نے دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ رکھنے کے جرم میں پکڑ لیا ہے۔ یہ دونوں واقعات احباب جماعت کے ایمان کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے 'اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ' تو بلغاریہ کی زمین میں یہ بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اپنے اپنے وقت میں ہر ملک میں پورا ہوتا دیکھتے رہتے ہیں۔

بلغاریہ میں مسلمانوں کے مفتی کا نمائندہ اور مقامی امام ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہا۔ پولیس میں جماعت کے خلاف رپورٹ کرنا، احباب جماعت کو تنگ کرنا، دھمکیاں دینا اور احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنا اس کا شیوہ بن چکا تھا۔ جہاں بھی ہماری تربیتی کلاس ہوتی وہاں جا کر احباب جماعت کو پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس شخص پر اس طرح نازل ہوئی کہ اس کی بیوی بچوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ یہ شخص ایک کینٹین میں رہنے لگا جہاں سے پولیس نے اسے کئی مرتبہ نکالا۔ پورے شہر میں اس کی بدنامی ہوئی آخر کار کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہوا۔ وہاں سے احباب جماعت کو پیغام بھجواتا تھا، ابھی بھی سبق نہیں ملا، کہ

مجھے باہر آنے دو پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ احباب جماعت نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کے شر سے بچنے کے لئے دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ چنانچہ یہ شخص کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہوگیا۔ کسی نے جنازہ بھی نہیں پڑھا اور اسی طرح تدفین کردی گئی۔

داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کے واقعات

اب دیکھیں داعیین الی اللہ کی جو کوششیں ہیں اور ان کی دعائیں ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو قبولیت سے نوازتا ہے۔

امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد جب ایک تربیتی پروگرام کے لئے کوسٹ کے علاقہ مریاکانی پہنچا تو مبایعین نے بڑی شدت سے پانی کی قلت کی وجہ سے درپیش مشکلات کا ذکر کیا اور بتایا کہ پانی کی تلاش میں انہیں میلوں سفر کرنا پڑتا ہے۔ فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، جانوروں کا برا حال ہے۔ کیونکہ ایک لمبے عرصہ سے بارشیں نہیں ہوئیں۔ جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے تو ہمارے مبلغ فیض احمد صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عاجز غلام آپ کے علاقہ میں آئے ہیں اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے آج ضرور بارش ہوگی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت بارش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کی کہ اے خدا تو آج بارش کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بنادے۔ چنانچہ عصر کے بعد بادل نمودار ہونا شروع ہوئے اور مغرب کی نماز کے بعد بہت زور سے بارش شروع ہوگئی مگر زیادہ دیر تک نہیں رہی۔ نماز فجر کے بعد احباب جماعت نے باران رحمت کے نزول پر خوشی اور شکر کا اظہار کیا۔ ہمارے مبلغ نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں آج پھر بارش ہوگی کیونکہ ابھی آپ کا حصہ باقی ہے۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہوئی اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ اس واقعہ سے بھی علاقہ میں احمدیت کی صداقت کا لوگوں پر اثر ہوا۔

الحسن بشیر صاحب مبلغ گیانا بیان کرتے ہیں کہ سرینام کا دورہ مکمل کر کے گیانا واپس آنے سے پہلے ایک مخلص احمدی فیملی کو ملنے ان کے گھر گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ہمارے احمدی دوست عبدالرشید صاحب کو اچانک پیٹ میں شدید درد شروع ہوگئی ہے اور درد ناقابل برداشت ہے۔ سب گھر والے پریشان تھے۔ میں نے پانی کا ایک سادہ گلاس لیا اور اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی کی دعا پڑھی اور پھر اسی وقت حضور انور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ اور ساتھ والے گھر فیکس کرنے کے لئے گیا۔ کہتے ہیں فیکس کر کے واپس آیا تو سب گھر والے مسکرا رہے تھے اور بہت خوش تھے۔ سب کی آواز بلند ہوئی کہ مولانا ماموں ٹھیک ہوگیا۔ ادھر حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس کی اور اسی لمحہ اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

نو احمدیوں کی استقامت

نو احمدیوں کی مخالفت اور ان پر ظلم و ستم لیکن اس کے باوجود جو صبر و استقامت ہے اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

لیکھم پور کے گاؤں کرن پور کے نو مبایعین جلسہ قادیان میں شرکت کے بعد واپس آئے تو مولویوں نے شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات استعمال کئے۔ نو مبایعین نے کہا کہ جو تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو۔ ہم مرنے تک اب اس جماعت سے الگ نہیں ہوسکتے۔ اس پر بعض مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا۔ اس پر نو مبایعین نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر تمہیں ضرور پکڑے گی لیکن اپنے عہد بیعت پر وہ قائم رہے۔

ضلع محبوب نگر کی ایک جماعت گارلا پہاڑ میں ہمارے ایک نو مبائع جمال الدین صاحب ہیں۔ محض احمدیت کی وجہ سے ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان کا بائیکاٹ کردیا اور دھمکی دی کہ کاروبار میں نقصان ہوگا اور بھوکے مرو گے تب معلوم ہوگا کہ احمدیت سے کیا ملا۔ موصوف نے کہا کہ انشاء اللہ میرا خدا مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور وہ ضرور میرے کاروبار میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل شامل حال ہوا اور کاروبار میں اس قدر برکت ملی کہ انہوں نے ایک ہی وقت میں پچیس ہزار روپے چندہ ادا کیا۔

برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گاؤں زیگا میں تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔ تمام لوگ امام سمیت احمدیت میں داخل ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد شر پسند علماء نے اسی امام سے رابطہ کیا اور کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو ورنہ ہم تمہارا بائیکاٹ کریں گے۔ اس پر امام نے نہایت جرأت سے جواب دیا کہ میں اسی گاؤں میں پیدا ہوا، جوان ہوا اور امامت کے فرائض سنبھالے۔ اور اب بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میری ساری زندگی میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ہمارے علاقہ میں کوئی نہیں آیا۔ آج ہماری تعلیم و تربیت کے لئے یہ لوگ آئے ہیں اور تم کہتے ہو کہ انہیں چھوڑ دو۔ اب تو احمدیت کو چھوڑنا ممکن نہیں۔

خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

اب چند مثالیں ایسے لوگوں کی دیتا ہوں جنہیں خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

محمود احمد شاد صاحب مبلغ تنزانیہ لکھتے ہیں کہ میں مورو گورو مشن میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میرا نام محمد رمضان ہے۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے جماعت کا تعارف حاصل کیا ہے یا ویسے ہی آپ آئے ہیں۔ وہ کہنے لگا میں پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکا ہوں۔ اب مجھے تیسری دفعہ خواب میں رہنمائی کی گئی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بیعت کرنی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس نے خدا سے رہنمائی مانگی تھی کہ سچے لوگ کون ہیں۔ خواب میں مجھے تین دفعہ مورو گورو کی احمدیت مسجد دکھائی گئی ہے اور آخری دفعہ تو میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں ایک پہاڑی پر ہوں جہاں نور ہی نور ہے اور میرے ساتھی جو مجھے احمدیت سے روکتے تھے بہت نیچے ہیں چنانچہ آج میں بیعت کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے بیعت فارم پر کیا اور ساتھ ہی چندہ بھی ادا کردیا۔

ایک شخص محمد علی نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید رنگ کے بزرگ نے اسے نماز پڑھائی ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھ کر انہیں روحانی تسکین ملی۔ اس کے چند دن بعد وہ مورو گورو ہماری مسجد میں آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہنے لگا کہ یہی وہ بزرگ تھے جنہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھائی تھی۔ چنانچہ اسی وقت بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد ان کی شدید مخالفت ہوئی۔ باپ نے جائیداد سے محروم کرتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔ ایک دوسرے علاقہ میں آکر اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ پہلی فصل آنے پر دو بوریاں مکئی چندہ میں ادا کیں۔ اس کے بعد حالت بدلنی شروع ہوئی۔ باپ نے جو زمین چھینی تھی وہ ایک ایکڑ تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی برکت سے چھ ایکڑ زمین عطا فرمائی۔ اب وہ بہترین داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور چھ نئی جماعتیں بھی قائم کرچکے ہیں۔

یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ الجزائر کے ایک دوست عبداللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال و جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ اس مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خطبہ الہامیہ اور الھدیٰ مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہا کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہوسکتی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک کپڑے کو پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا تھا جس کا چہرہ انتہائی پرنور تھا اور اس نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔ وہ تصویر کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ آج میں اس جماعت میں داخل ہوتا ہے میری بیعت لے لیں۔

مراکش کی ایک خاتون ایک تبلیغی نشست کے بعد صدر جماعت کے گھر گئیں۔ وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھتے ہی رونے لگیں۔ اور کہتی جاتی تھیں کہ یہ کون شخص ہے یہ روز میری خواب میں آتا ہے۔ جب انہیں حضور کا تعارف کروایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ ہیں تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہے اسی وقت بیعت کرلی۔

بریسال شہر کے ایک دوست ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دیکھتے تھے۔ ایک روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص انہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی طرف بلا رہا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جس روز انہوں نے خواب دیکھا اسی دن ہمارے صدر صاحب جماعت ان کے پاس پہنچے اور بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آج ہی صبح خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

اسی دن ایک اور زیر تبلیغ دوست نے خواب میں دیکھا کہ انہیں نماز کے لئے بلایا جارہا ہے اور قطار درست کرنے کے لئے کہا جارہا ہے۔ صدر صاحب اس دن اچانک ان کے گھر بھی پہنچے۔ انہوں نے خواب کی بنا پر بیعت کرلی۔ الحمد للہ

واقعات تو بہت ہیں، مختصر کر رہا ہوں۔

برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں برٹینگا میں تبلیغی دورے کے دوران ایک بزرگ نے جن کی عمر ۶۵ سال ہوگی بیعت کی۔ بیعت کے بعد وہ بتانے لگے کہ آپ لوگوں کے آنے سے پہلے میں نے رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا جو مجھے کہنے لگے کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ان کو قبول کرو۔ ایک ماہ کے وقفہ کے بعد وہی بزرگ دوبارہ رؤیا میں ملے اور یہی پیغام دیا کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں انہیں قبول کرو۔ انہیں تفصیلاً بتایا گیا کہ مہدی علیہ السلام جن کی آپ نے بیعت کی ہے وہ آدم بھی ہیں۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ان کی رؤیا پوری ہوگئی۔ اب ان کا سارا خاندان اللہ کے فضل سے احمدی ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ری یونین آئی لینڈ کی ایک خاتون فرانس میں ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے آرہی تھیں۔ آنے سے قبل انہیں خواب میں بتایا گیا کہ فرانس جا کر اپنے عزیز العین سے ضرور ملنا۔ چنانچہ فرانس پہنچ کر وہ اپنے عزیز سے ملیں جو اللہ کے فضل سے پہلے ہی بیعت کرچکے تھے۔ وہ اس خاتون کو مسجد میں لائے۔ تبلیغی مجلس کے بعد اس خاتون نے بیعت کرلی۔ اگلے روز جب اس خاتون کو ائرپورٹ چھوڑنے کے لئے اس کے قیام والی جگہ پہ پہنچے تو وہاں اس کا خاوند اور بیٹے بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چل چکا ہے اب ہماری بیعت لیں۔ چنانچہ اب یہ پورا خاندان آگے تبلیغ بھی کر رہا ہے۔

مالی قربانی میں اضافہ اور ایمان افروز واقعات

اب مختصر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کا قدم خدا کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں ہر سال پہلے سے آگے ہوتا ہے۔ امسال بھی جماعت نے اسی شاندار روایت کو قائم رکھتے ہوئے گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۹ فیصد سے زائد کی قربانی

پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کا اس پیاری جماعت سے یہی سلوک ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کے لئے کسی رقم کی ضرورت پڑی ہے اس کے ساتھ ہی اس نے ضرورت پوری کرنے کے سامان بھی پیدا فرمادئے ہیں۔اور یہ جلوے اس سال بھی نظر آئے ہیں۔یہ تفصیل ملک وار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ:"ایک دوست نے ایک لاکھ فرانک کی ادائیگی کی۔چند روز بعد دوبارہ تشریف لائے اور مزید ایک لاکھ فرانک ادا کیا۔اور کہا پہلی رقم ادا کرنے کے کچھ دنوں بعد مجھے بعینہٖ اتنی رقم ایک ایسی جگہ سے ملی جہاں سے مجھے ملنے کی قطعاً امید نہیں تھی اور میں اسے بھول چکا تھا۔مجھے یقین ہے کہ یہ رقم چندہ کی برکت کی وجہ سے ملی ہے۔اسی وقت میں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم بھی جماعت کی امانت ہے۔پس میں لے آیا ہوں۔"

اب امام صاحب (عطاء المجیب راشد صاحب) بتاتے ہیں کہ مسجد کے لئے وعدوں کی فہرست پر نظر ڈالی تو سب سے زیادہ وعدہ مانچسٹر جماعت میں ایک خاتون کا تھا۔میں نے اس کا ذکر اجلاس میں کر کے مردوں کو آگے بڑھنے کی تحریک کی۔اس پر ایک مرد نے اس خاتون سے زیادہ وعدہ لکھوا دیا۔ابھی اجلاس جاری تھا کہ اس خاتون کا پیغام آیا کہ میں اس وعدہ سے بھی زیادہ رقم کا وعدہ کرتی ہوں۔اس پر ایک اور مرد نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اس خاتون کے آخری وعدہ ۲۰ ہزار پاؤنڈ سے بھی زیادہ ۲۱ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کرتا ہوں۔تھوڑی دیر میں اس خاتون کی طرف سے ایک چٹ موصول ہوئی جس پر لکھا تھا کہ اس طرح مقابلہ کی صورت میں آگے سے آگے وعدہ کرنے کی بجائے میں یہ وعدہ کرتی ہوں کہ جماعت میں جو کوئی بھی خواہ مرد ہو یا عورت مسجد کے لئے جو بھی وعدہ کرے گا میں اس سے ایک ہزار پاؤنڈ زیادہ مسجد کے لئے دونگی۔

پھر اسی طرح ایک نوجوان دوست نے مسجد کی تعمیر کے لئے اس رنگ میں مالی قربانی کی کہ ایک ہفتہ کی تنخواہ جو اسے اسی روز ملی تھی اور اس کا لفافہ ابھی بند تھا وہ لفافہ جیب سے نکال کر پیش کر دیا کہ یہ ساری تنخواہ مسجد فنڈ میں ڈال دی جائے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ موصیان کی تدفین کے لئے ایک الگ قبرستان قائم کرنے کی تجویز پر جب جائزہ لیا جا رہا تھا تو اس کی اطلاع یہاں کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم بونسو صاحب کو ملی تو انہوں نے اپنی دو ایکڑ زمین جس پر چار دیواری پہلے سے تعمیر کی گئی تھی جماعت کو پیش کر دی۔اس زمین کی مالیت کا اندازہ ۲۵۰ ملین سڈی ہے۔

یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانی پیش کرنے کا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح محفوظ کرتا ہے اور کیسے بدلے دیتا ہے۔آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی بڑھئی تھے انہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر تحریک جدید کا چندہ لکھوایا اور باوجود مشکل حالات کے اپنا وعدہ مقررہ میعاد سے قبل ادا کر دیا۔جس روز انہوں نے چندہ ادا کیا اسی رات اس بازار میں جہاں ان کی دکان تھی آگ بھڑک اٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے تمام دوکانوں میں پھیل گئی۔اور یہ دکانیں لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ان کی دوکان درمیان میں تھی، اللہ کے فضل سے یہ بالکل محفوظ رہی۔اور دونوں طرف سے آگ نے سب کچھ جلا دیا۔یہ بیان کرتے ہیں کہ چندہ کی برکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔یہاں یہ الہام بھی پورا ہوتا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے۔انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض یہود بھی اس میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانے میں تو یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۹۹)

پھر آپ فرماتے ہیں: براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے۔﴿یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوۡرِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ﴾ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نور خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظمہ سے اہل مکہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔قتل کے فتوے دیئے گئے۔حکام کو اکسایا گیا۔عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲)

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

اب آخر میں مَیں اعلان کرنا چاہتا ہوں ۔مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے، خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔تو یہ سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ "طاہر فاؤنڈیشن" کے نام سے قائم کیا جائے۔اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، بیس ممبران پر مشتمل ہوگا۔اور یہ کمیٹی اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں۔اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی۔لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔اور اس کے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے۔اب دعا کرلیں۔

بشکریہ الفضل لندن

ترے جانے کے بعد

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مزار مبارک پر حاضری کے بعد

شہر ہے اک درد کا منظر ترے جانے کے بعد
مَیں بھی آیا ہوں بچشمِ تر ترے جانے کے بعد

جانتا بھی تھا کہ تجھ سے مل نہ پاؤں گا مگر
پھر بھی آیا ہوں ترے در پر ترے جانے کے بعد

اب تخیّل میں مرے پرواز کی طاقت نہیں
کٹ گیا ہے شعر کا شہپر ترے جانے کے بعد

وہ تری خاکِ لحد اور وہ ہجومِ عاشقاں
تھا بڑا دلدوز یہ منظر ترے جانے کے بعد

ان دلوں کی کیفیت ہو بھی تو ہو کیسے بیاں
جی رہے ہیں جو، تو مر مر کر ترے جانے کے بعد

تونے کیا دیکھا ہے یوں ہو کر سرِ محفل خموش
ہم نے تو دیکھا ہے اک محشر ترے جانے کے بعد

میکدہ پر ہے ترے اب بھی ہجوم میکشاں
ہے لبالب ہی ترا ساغر ترے جانے کے بعد

دشتِ غم میں قافلہ تیرا پریشاں تھا بہت
دے دیا اللہ نے اِک رہبر تیرے جانے کے بعد

تُو کہ اک تابندہ مظہر قدرتِ ثانی کا تھا
مل گیا ہے اک نیا مظہر ترے جانے کے بعد

(عبدالمنان ناہید)

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۸ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

۳۱ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں مختلف اقوام کے ۱۲۰۰ افراد کی شرکت۔

پرمغز علمی تقاریر، للٰہی اخوت و محبت کا مثالی ماحول

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

ہزاروں افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

(زبیر خلیل احمد خان۔ افسر جلسہ سالانہ و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۸واں جلسہ سالانہ اپنی عظیم الشان روایات کے ساتھ ۲۲ تا ۲۴ اگست منہائم، مئی مارکیٹ کے علاقہ میں منعقد ہوا۔ قارئین کے لئے جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔ تفصیلی رپورٹ بعد میں سلسلہ وار بھجوائی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

جلسہ کی تیاری کے بعض کام تو سارا سال ہی جاری رہتے ہیں تاہم عملی طور پر ۱۱ اگست کو مئی مارکیٹ جماعت کے حوالہ کی گئی اور وہاں اجتماعی دعا کے ساتھ باقاعدہ تیاری کا آغاز ہوا۔ مبلغ انچارج جرمنی مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے افتتاحی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کے لئے ۴۵۵۴ انصار، خدام اور اطفال نے باقاعدہ وقار عمل میں حصہ لیا۔ دو ہزار کے قریب ممبران جماعت نے کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی۔ ۲۷۳۲۴ گھنٹے جلسہ کی تیاری اور وائنڈ اپ کا کام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے سٹور کو شفٹ کرنے کے لئے چھ ٹرکوں نے ۱۰۸ چکر لگائے جب کہ فی چکر ۲۰۰ کلومیٹر کا سفر طے کیا گیا۔

جلسہ کے دوران ۳۰۲۶ کارکنان / کارکنات نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری ۳۱ ہزار سے زائد رہی۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب مہمان دوسرے ممالک سے تشریف لائے جبکہ بارہ سو کے لگ بھگ مختلف اقوام کے احمدی اور زیر تبلیغ افراد شامل ہوئے۔

جماعت جرمنی کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ جلسہ میں شمولیت کے لئے جرمنی تشریف لائے۔ آپ ۲۰ اگست کو جرمنی پہنچے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی قافلہ کو لینے برسلز گئے۔ ۲۱ اگست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا جو ۲ گھنٹے جاری رہا۔

ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔ جلسہ گاہ مردانہ، زنانہ و ملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں مختلف خیمہ جات کا دورہ بھی کیا۔ شام کو کارکنان کے ساتھ کھانا بھی تناول فرمایا جبکہ دو ہزار کارکنان اور کارکنات کھانے میں شامل ہوئے۔

۲۲ اگست جمعۃ المبارک، صبح دس بجے حضور انور خصوصی طور پر لنگر خانہ تشریف لے گئے اور کچن میں پکوائی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دیگوں کی پکوائی کے علاوہ دیگوں کی صفائی وغیرہ بھی دیکھی۔

۱۳:۵۰ پر آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی باقاعدہ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ دیگر مقررین میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترمی چوہدری حمید اللہ صاحب، وکالت تبشیر لندن کے محترمی اخلاق احمد صاحب انجم کے علاوہ مربیان سلسلہ جرمنی، امیر صاحب جرمنی، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم داؤد احمد مجوکہ صاحب نے مختلف عناوین پر جرمن اور اردو زبانوں میں تقاریر کیں۔ منہائم شہر کے برگا ماسٹر، دیگر انتظامی عہدیداران اور یورپین پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے بھی شرکاء جلسہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ نے وقف نو بچوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں جلسہ گاہ لجنہ میں خطاب فرمایا۔ اسی روز سہ پہر ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کا دورہ فرمایا اور مختلف اقوام کے ۱۲۰۰ شرکاء جلسہ کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

اتوار کے روز جرمن بولنے والے مہمانوں سے حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا اور بعد ازاں اختتامی تقریر فرمائی۔

اپنے قیام کے دوران حضور انور نے تقریباً سات ہزار افراد جماعت سے فیملی ملاقاتیں کیں۔ ۲۹ اگست کو خطبہ جمعہ فرینکفورٹ کے ایک ہال میں دیا گیا جہاں ہزاروں افراد نے نماز جمعہ میں شرکت کی۔ ۳۰ اگست کو نماز ظہر و عصر کے ذریعہ مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ کا افتتاح فرمایا۔ جماعت جرمنی کی مجلس عاملہ کے علاوہ تمام ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز کیں اور فوٹو بنوائیں۔ ازراہ شفقت بیت السبوح میں واقع ایوان خدمت، لجنہ کے دفاتر اور دیگر دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ ۳۱ اگست کو روانگی سے قبل کارکنان کے مختلف گروپس کے ساتھ فوٹو بنوائیں۔ الوداعی دعا کے ساتھ اتوار کی سہ پہر اگلی منزل کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ نے بھی دورہ کے دوران لجنہ کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ بہت ہی محبت و شفقت سے ملاقاتیں کیں اور ان کو اپنی نصائح سے نوازا۔

امسال مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں Low Emmission Device کی تکنیک پر بنائی گئی Led سکرین کے ذریعہ کارروائی دکھلائی گئی۔ شرکاء نے اس کو بہت پسند کیا۔

جلسہ سالانہ کا Wind up محض چار دنوں میں مکمل کر کے مئی مارکیٹ کا چارج ۲۸ اگست کو انتظامیہ کو واپس کر دیا گیا۔ تیاری اور وائنڈ اپ جلسہ سالانہ کے دوران خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا تعاون مثالی رہا۔

جماعت کے سنٹر بیت السبوح فرینکفورٹ میں قیام کے دوران مہمانوں کی دیکھ بھال کے فرائض لوکل امارت فرینکفورٹ نے انتہائی احسن رنگ میں ادا کئے۔ اسی طرح نیشنل شعبہ ضیافت نے مہمانوں کی تواضع کی بہترین مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

❀❀ ❀❀

تحریک جدید ایک مستقل تحریک ہے

تحریک جدید کو پہلے تین سال کیلئے جاری کیا گیا پھر اسے دس سال تک ممتد کیا گیا اور پھر ۱۹ سال کے بعد اسے مستقل کر دیا گیا اور ہر احمدی کیلئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اسمیں حصہ لے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی فیصلہ کرے کہ اس نے بہر حال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جسکے سارے کے سارے افراد تحریک جدید میں شامل نہ ہوں"۔

اس ارشاد بابرکت کی روشنی میں افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چندہ تحریک جدید میں حصہ لیکر مالی قربانی میں شامل ہوں اور جنہوں نے حصہ لیا ہوا ہے وہ اپنے وعدہ میں پہلے کی نسبت اضافہ فرمائیں۔ امراء، صدر صاحبان، سیکرٹری صاحبان، معلمین اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں اس بابرکت چندہ کو مستحکم کرنے میں سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید بھارت)

ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ دار القضاء میں کارروائی کے متعلق اپنی درخواست براہ راست دفتر ناظم دار القضاء قادیان کے نام بھجوایا کریں تاکہ کارروائی میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔ درخواست کے نقول مدعا علیہم کی تعداد کے مطابق ارسال کریں اور ایک سے زائد کاپی دفتری ریکارڈ کیلئے ارسال کریں۔ نیز یہ بھی تحریر کریں کہ قضاء جو بھی فیصلہ کرے گی وہ مجھے منظور ہوگا۔

(ناظم دار القضاء قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم کے زین الدین صاحب حامد استاد جامعہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر مشکوٰۃ کو بتاریخ 23.9.03 دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "شائستہ حامد" تجویز فرماتے ہوئے وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و تندرستی اور درازی عمر نیک خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

مجلس انصار اللہ کشمیر کا چھٹا صوبائی سالانہ اجتماع

کشمیر کی مجلس انصار اللہ کا چھٹا صوبائی سالانہ اجتماع بفضلہٖ تعالیٰ ۱۸اور ۱۹/اگست ۲۰۰۳ کو ریشی نگر میں منعقد کیا گیا۔ یہ دوروزہ اجلاس اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے ساتھ شروع اور اختتام پذیر ہوا۔ رشی نگر اور اسکا ملحقہ علاقہ بارش کی ایک ایک بوند کیلئے ترس رہا تھا۔ اجتماع شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی بارش بھی شروع ہوئی اور پیاسی اور ترستی سرزمین کو اجتماع کے اختتام کے بعد بھی سیراب کرتی رہی۔ کاروائی ٹھیک چار بجے محترم عبد الحمید ٹاک صاحب امیر جماعت کشمیر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ انکی معاونت محترم وحید الدین شمس صاحب مرکزی نمائندہ انصار اللہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل زعیم انصار اللہ شورت نے کی محترم وحید الدین صاحب شمس مرکزی نمائندہ انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ محترم عبد الرحمٰن انور صاحب ناصر آباد نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔ پھر محترم نعمت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ریشی نگر و زعیم انصار اللہ آسنور نے انصار اللہ کے تعلق سے خلفاء کرام کے ارشادات پڑھ کر سنائے اسکے بعد محترم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت آسنور محترم مولانا غلام نبی نیاز صاحب مشنری انچارج سرینگر، محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب مہمان خصوصی، مکرم عبد المنان زاہد صاحب ناصر آباد، محترم وحید الدین شمس صاحب مرکزی نمائندہ انصار اللہ اور محترم عبد الحمید ٹاک صاحب امیر جماعت کشمیر نے خطاب فرمایا۔

دوسرے روز کی کاروائی ۱۹/اگست ۲۰۰۳ کو تہجد کی نماز سے شروع ہوئی تہجد کی نماز محترم ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد زعیم انصار اللہ ناصر آباد نے پڑھائی فجر کے بعد محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے درس دیا۔ چائے کے وقفہ کے بعد ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مجلس مولانا غلام نبی صاحب نیاز کی زیر صدارت ہوئی اور محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے سامعین کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔ یہ مجلس بہت ہی پسند کی گئی۔ اس دلچسپ مجلس کی کارروائی کا آغاز محترم مولوی عبد السلام انور صاحب مبلغ ریشی نگر کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مشنری انچارج نے بھی سوالات کا جواب دینے میں محترم محمد حمید کوثر صاحب کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کی صدارت میں رشی نگر کی مقامی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی صدارت محترم عبد الرحمٰن ایتو صاحب ناظم انصار اللہ کشمیر نے کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے محترم وحید الدین صاحب شمس مرکزی نمائندہ انصار اللہ نے لوائے انصار اللہ لہرایا۔ چونکہ بارش کی وجہ سے اسے پہلے روز لہرایا نہیں گیا تھا دوسرے روز چونکہ بارش تھوڑی دیر کیلئے تھم گئی تھی تو اسی دوران لوائے انصار اللہ بھی نعروں کی گونج میں لہرایا گیا۔ بعد میں محترم نعمت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ریشی نگر و زعیم انصار اللہ آسنور نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور محترم محمد شفیع واعظ صاحب رشی نگر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا منظوم کلام سے پہلے محترم وحید الدین صاحب شمس مرکزی نمائندہ انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اس کے بعد محترم مولوی عبد السلام انور مبلغ ریشی نگر محترم مبارک احمد عابد صاحب زعیم انصار اللہ ناصر آباد محترم عبد العزیز ڈار صاحب صدر جماعت شورت محترم عبد الرشید ضیاء صاحب نگران مالی امور کشمیر نے تقریر کی اور انصار کو ان کی ذمے داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اسکے بعد محترم وحید الدین صاحب مرکزی نمائندہ انصار اللہ نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں انصار اللہ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آخر میں محترم عبد الرحمٰن ایتو صاحب ناظم انصار اللہ کشمیر نے تقریر کی اپنی تقریر میں انہوں نے تربیت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ ہی یہ دوروزہ اجتماع اپنے بے شمار فضلوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ریشی نگر کے انصار خدام اطفال لجنات اور ناصرات نے اجتماع کے اختتام تک بہت لگن محنت اور شوق کے ساتھ کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں جزا دے۔ آمین۔

(بشیر احمد زائر نائب ناظم انصار اللہ کشمیر)

کیرنگ میں تربیتی اجلاس

ماہ اگست میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے تین تربیتی اجلاسات ہوئے جس میں خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیتی کلاس جاری ہے جس میں نومبائعین لڑکوں کے ساتھ جماعت کے خدام بھی شامل ہوتے ہیں تین افراد نے اس ماہ بیعت کی سعادت حاصل کی۔

(شمس الحق خان معلم وقف جدید کیرنگ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش

مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع مورخہ 24اگست بروز اتوار بمقام مسجد فلک نما حیدر آباد منعقد ہوا۔ مرتبہ پروگرام کے مطابق نماز تہجد سے آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے فرمایا۔ اس اجتماع میں مقامی انصار کے علاوہ ورنگل۔ تمڑلہ پلی۔ کندور۔ چنتہ کنٹہ جڑچرلہ اور کاماریڈی کے ۳۰ سے زائد انصار شامل ہوئے۔ اسطرح حاضری انصار خدام اور بچوں سمیت 165 تھی۔

اس اجتماع میں مقابلوں کیلئے دو گروپ صف اول اور صف دوئم بنائے گئے۔ سب نے ورزشی۔ علمی اور دینی مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مقابلہ میں سبقت لے جانے والوں کو انعام دیا گیا۔ محترم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ نے بھی تربیتی موضوع پر تقریر فرمائی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش نے کی آخر میں محترم کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس نے تربیتی و تعلیمی امور اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ چند غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ اجتماع کی کارروائی ۶ بجے شام اختتام کو پہنچی۔

(محمد شمس الدین منتظم عمومی مجلس انصار اللہ حیدر آباد)

قادیان میں مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۴/ستمبر کو مجلس انصار اللہ قادیان کا سالانہ اجتماع مسجد مبارک میں باجماعت تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوا۔ جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مولانا عنایت اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی برکات پر درس دیا۔ بعد ازاں انصار بھائیوں نے مسجدوں میں ہی تلاوۃ قرآن مجید کی۔ اسکے بعد جملہ انصار بھائی بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے دعا کروائی۔

ٹھیک نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی تلاوت قرآن مجید سے زیر صدارت مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد زعیم مجلس انصار اللہ قادیان نے حاضرین سمیت عہد مجلس دہرایا۔ نظم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نے پڑھی۔ اس کے بعد مولانا محمد حمید کوثر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی بعدہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب نے خطاب فرمایا۔

اسکے بعد مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے عبادت الٰہی کے فوائد اور مولانا محمد ایوب صاحب ساجد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب۔ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ۔ اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش نے زمانہ درویشی کی یادیں کے عنوانات پر تقاریر فرمائیں۔

بعد ازاں محترم مولانا محمد حمید کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی اور محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نائب ناظر نشر و اشاعت اور محترم جمیل احمد صاحب ناصر ناظم جائیداد و ماہر قانون نے ایک گھنٹہ سامعین کے علمی دینی قانونی سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس سوال و جواب بہت زیادہ مقبول اور پسند کی گئی۔

اس کے بعد نور الدین انور صاحب دہلوی نے کوئیز پروگرام پیش کیا جو بہت دلچسپ اور معلوماتی تھا۔ ٹھیک ایک بجے اختتامی پروگرام مولانا عبد الوکیل صاحب نیاز کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا مجلس کا عہد محترم وحید الدین صاحب شمس نے دہرایا۔ اور نظم مظفر احمد صاحب فضل نے پڑھی۔ بعد ازاں محترم چوہدری محمد عارف صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے موجودہ زمانے میں قرآن مجید کی فلکیات سے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ اور قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ٹھیک دو بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ دینی علمی روحانی جلسے اپنے اختتام کو پہنچے۔ تمام پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(سید بشارت احمد نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

بنگال کا تربیتی اجلاس

مورخہ 8.6.03 کو لجنہ اماء اللہ بحرمپور کے زیر انتظام ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا اجلاس کی صدارت مکرمہ افروز بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بحرمپور نے کی تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے بعد مکرمہ افروزہ بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریر کی اسی طرح 15.6.0 اور 3.8.03 کو بھی لجنہ کے تحت تربیتی اجلاس ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بحرمپور بنگال)

خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی مساعی

خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ جوبلی ہال کے پاس ہر روز بک سٹال لگتا ہے جسکے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچایا جاتا ہے ماہ مارچ میں ہفت روزہ بک فیئر لگایا گیا نیز ۲۰ تبلیغی خط لکھے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت تین حلقوں فلک نما۔ جلال کوچہ۔ سنتوش نگر میں ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا انتظام ہے۔ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر احباب جماعت کے لئے مفت طبی کیمپ لگایا گیا۔ جس میں ۱۰۰ خدام نے بلڈ گروپ ٹیسٹ کروایا جس کا ناظم خدمت خلق نے ریکارڈ رکھا ہے۔ دوران ماہ احمدیہ مسجد میں مسلسل چار گھنٹے وقار عمل کیا گیا جس میں ۲۵ خدام نے حصہ لیا۔

۲/مارچ کو مقام جڑچرلہ خدام الاحمدیہ کا ایک خصوصی اجلاس اور میٹنگ ہوئی جس میں مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کو قیمتی نصائح کیں اور M.T.A کی وسعت اور حضور رحمہ اللہ کی کتاب Revelation سے دیگر احباب کو مستفید کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

گلبرگہ (کرناٹک) میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

۱۴/جون ۲۰۰۳ کو مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ کے تحت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جسکی صدارت مکرم وسیم احمد صاحب صدر جماعت نے کی تلاوت و نظم کے بعد محترم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نے تربیتی امور و نیز حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز تصنیف Revelation Rationality knowledge and truth پر اظہار خیال فرمایا۔

دوسری تقریر محترم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر کی ہوئی صدارتی تقریر کے بعد دُعا پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ اس موقع پر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کی گلپوشی کی گئی۔

عزیزم منصور احمد ابن مکرم اسماعیل صاحب دیودرگی نے پی یو سی میں 94% نمبر لیکر کالج بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ عزیز کا مستقبل روشن کرے اور خادم سلسلہ بنائے۔

(عبد القادر شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ کرناٹک)

کریمپلا (آندھرا) میں تربیتی اجلاس

۸ جون ۲۰۰۳ صبح ۹ بجے جماعت احمدیہ کریمپلا میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے موقعہ کے مناسبت سے ضروری امور بیان کئے اس کے بعد مکرم احمد حسین صاحب اور مکرم خواجہ حسین صاحب نے بھی چند باتیں بیان کیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے نماز کی اہمیت موضوع پر تقریر کی دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ خدا تعالیٰ اس اجلاس کے بہترین نتائج سے نوازے۔

(شیخ ریاض احمد سیفی معلم سلسلہ ضلع کرنول آندھرا)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

18 مئی 2003 کو مسجد بیت الہادی دہلی میں زیر صدارت مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت دہلی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ کثیر تعداد میں خدام انصار اور اطفال کے علاوہ نو مبائعین بھی شریک ہوئے نظم کے بعد شباب احمد صاحب۔ فرہان مبشر صاحب مطلوب احمد صاحب صادق داؤد صاحب فیض احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار سید کلیم الدین مبلغ انچارج دہلی اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلو پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج دہلی)

پنڈت لیکھرام سمارک سبھا قادیان دو پارٹیوں میں بٹی

قادیان (نمائندہ) پنڈت لیکھرام سمارک تنظیم پھوٹ کی شکار ہوگئی ہے۔ 9 جون کو تنظیم کا انتخاب سوامی سروانند کی صدارت میں ہوا جس میں راجیو بجاج کو پردھان۔ جتیندر ابرول کو محافظ اور روشن لال چوپڑہ کو نائب صدر چنا گیا۔ باقی ممبران کے انتخاب کی پاور ان تین ممبران کو دی گئی ہے لیکن ان کا چناؤ عام رائے کی کمی کی وجہ سے لٹکا ہوا ہے۔ ادھر ایک پارٹی نے باقی ممبران کے چنے جانے کے بارے پریس نوٹ جاری کردیا ہے اس کے مطابق اشوک کمار گپتا۔ مہامنتری اور جنک راج گپتا خزانچی چنے گئے ہیں ادھر جتیندر ابرول نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ محافظ و نائب صدر کے علاوہ کسی کا چناؤ نہیں ہوا۔ اس واقعہ کے بعد تنظیم واضح طور پر دو پارٹیوں میں بٹ گئی ہے اس کی تصدیق تنظیم کے بیان سے بھی ہوئی ہے کہ ممبران میں آپسی اتفاق نہیں ہو رہا۔ (امر اُجالا جالندھر 11 ستمبر 03)

تربیتی اجلاسات

• **تھراج سرکل موگا پنجاب**:۔ مورخہ 16.8.03 کو احمدیہ مشن تھراج میں ایک تربیتی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا گیا تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب، عزیز سکھ چین خان اور خاکسار نے تقریر کی۔

• **بھمن سرکل موگا**:۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بھمن میں پہلی بار مورخہ 12.8.03 کو ایک تربیتی جلسہ مکرم دل باغ خان صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک مکرم طاہر احمد صاحب نائک معلم سنگھ پورہ نے کی نظم مکرم لطیف احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی اس پروگرام کی پہلی تقریر مکرم کالے خان صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد صادق احمد صاحب ساجد نے تقریر کی۔ اور اس کے بعد صدر اجلاس نے دعا کرواکے جلسہ کو برخاست کیا۔

(انیس احمد خان مبلغ تھراج سرکل انچارج موگا)

• **سیکھو سرکل موگا**:۔ 17.8.03 کو جماعت احمدیہ سیکھو سرکل موگا میں دوسری بار تربیتی اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی اس اجلاس کی صدارت مکرم عبد الستار صاحب نائب صدر سیکھو نے کی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا کلام "حضرت مسیح موعودؑ" وہ پیشوا ہمارا عزیزہ سلمہ بیگم نے بڑی ہی خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب ساجد۔ مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے تقریر کی اور آخر میں مکرم انیس احمد خان صاحب سرکل انچارج تھراج موگا نے اپنے قیمتی نصائح سے لوگوں کو نوازا آخر پر حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(جاوید اقبال راشد معلم سیکھو)

• **سنگھ پورہ سرکل موگا**:۔ جماعت احمدیہ سنگھ پورہ میں 18.8.03 کو ایک تربیتی جلسہ مکرم مولوی انیس احمد خان صاحب تھراج سرکل انچارج موگا پنجاب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم محمد صادق صاحب ساجد نے سیرت آنحضرت صلعم کے عنوان پر تقریر کی محترم صدر اجلاس نے تربیت اولاد اور نماز سے محبت عنوان پر خطاب فرمایا (طاہر احمد نائک معلم سنگھ پورہ)

• **وڈمان آندھرا**:۔ مورخہ 10 جولائی کو مسجد احمدیہ وڈمان میں مکرم منظور احمد صاحب نائب صدر وڈمان کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی منصور احمد صاحب بھٹی۔ مکرم مولانا سید کلیم الدین صاحب نے تقریر کی جس کا تمام احباب و مستورات پر خاص اثر ہوا دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

• **چنتہ کنٹہ**:۔ مورخہ ۱۱ جولائی کو مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ میں مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ تلاوت و نظم کے بعد ہوا۔ خاکسار نے تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی نے خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ محبت کے تعلقات بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اس کے بعد خصوصی مہمان مکرم مولانا سید کلیم الدین صاحب نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت چنتہ کنٹہ نے اپنے صدارتی خطاب میں نماز کی پابندی کی طرف احباب کو خصوصیت سے توجہ دلائی۔ دُعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

• **ڈنگوہ**:۔ 24.7.03 کو احمدیہ مسجد ڈنگوہ میں عزیز شمیر خان کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عزیزہ شہناز بانو اور عزیز نیک محمد نے باری باری خوش الحانی سے نظم پڑھی پہلی تقریر مکرم روشن دین صاحب معلم نے کی دوسری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے کی تیسری تقریر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے جماعتی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر کی اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا اس طرح مختصر وقت میں نو جماعتوں کا دورہ کرکے پانچ مقامات پر تربیتی جلسے کئے اور چار مقامات پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور نو مبائعین کے اندر پاک تبدیلی فرمائے۔

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم القرآن کے موضوع پر جماعت احمدیہ ونگلہ پوڑی ضلع گوداوری صوبہ آندھرا پردیش میں مورخہ 15.8.03 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جسکی صدارت صدر جماعت مکرم فقیر صاحب نے کی تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی ریاض احمد صاحب نے کی بعدہ مکرم صدر اجلاس نے صدارتی تقریر کی خاکسار نے حضور ایدہ اللہ کی تحریک بیان کرتے ہوئے قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم بابو خان صاحب سیکرٹری نے قرآن مجید کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی خدمت کے موضوع پر تقریر کی۔ (ایم اے زین العابدین خادم سلسلہ گوداوری آندھرا)

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف نصف ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے

احباب اپنے بقایا جات کی طرف دھیان دیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں کہ:-

پس چاہئے کہ ہمارے سامنے خواہ کس قدر مشکلات ہوں ہم اپنے خون کے آخری خطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہادیں اور اگر ہم اس کیلئے تیار نہیں ہیں اگر ہم اس قربانی سے ہچکچاتے ہیں اگر ہمیں ایسا کرنے میں کوئی تامل ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا محض ایک دکھاوا ہے.........

اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اُسے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

''چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو مجموعی طور پر جماعت کیلئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے'' (اخبار بدر ۲ جنوری ۱۹۹۴ء)

ان ارشادات بابرکات کی روشنی میں احباب جماعت بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اب جبکہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف نصف ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے (یعنی ۳۱ اکتوبر تک) اپنے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں اولین فُرصت میں اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے مل کر اس اہم ذمہ داری کی بجا آوری فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (وکیل المال تحریک جدید بھارت)

انعامی مقالہ نویسی

تعلیمی سال 2003-2004 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کیلئے درج ذیل عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ ''پانی کی بڑھتی ہوئی قلت اور اس کا حل'' مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔

مضمون کم از کم 10,000 (دس ہزار) الفاظ پر مشتمل ہو جو زبان اُردو ہندی۔ انگریزی اور عربی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆ مضمون کے حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہو گا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہو گی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً طلبا کو تحریک کی جاتی ہے کہ اس انعامی مقابلہ میں ذوق شوق سے حصہ لیکر اپنی تعلیمی قابلیت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ صحافت میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بات انگریزی کی ایک ضرب المثل سے عیاں ہے۔

Reading makes an informed man writing makes a perfect man

مقالہ مورخہ 31.1.2004 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ارسال کیا جائے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

112 واں جلسہ سالانہ قادیان 2003

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2003ء کو منعقد ہو گا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 112 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2003ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 15 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو منعقد ہو گی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ضروری ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض احمدی احباب آنحضرت ﷺ کے نام نامی ''محمدؐ'' کو انگریزی میں مخفف کر کے "Mohd." لکھتے ہیں یا اس کے سپیلنگ غلط لکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہ غیر مناسب ہے۔ پورا نام "Muhammad" لکھنا چاہئے۔

مہربانی فرما کر تمام احباب کو اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائیں۔ جماعتی رسالوں میں بھی اس کا اعلان کروادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

امام کی طرف دیکھتے رہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

''جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے ...... ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے۔ اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہوں۔ کیونکہ پھر امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے''۔ (الفضل ۵/جون ۱۹۳۷ء)

صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صحت مند بکرا صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کروانے کیلئے کم از کم -/1800 (اٹھارہ صد) سے لیکر -/2000 (دو ہزار) روپے تک خرچ ہوتے ہیں۔ آئندہ جو احباب مرکز سلسلہ قادیان میں صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ کم از کم 2000/1800 تک روپے مرکز کو روانہ کریں۔ تا اُنکی خواہش کے مطابق صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کا انتظام کروا کر مستحقین میں تقسیم کروایا جاسکے۔

(مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

دعاء نعم البدل

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم عبدالصمد صاحب عثمان آباد کے ہاں لڑکا تولد ہوا تھا لیکن جلد ہی فوت ہو گیا۔ موصوف دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اہلیہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور محض اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (مظفر احمد فضل قادیان)

اہم ترقی یافتہ ممالک کے اعداد و شمار

ملک	آبادی (ملین)	مجموعی خام آمدنی (ارب ڈالر)	فی کس آمدنی (قوت خرید کے عالمی معیار امریکی ڈالر میں)	شرح خواندگی (فی صد)	تعلیم پر خرچ (جی ڈی پی کا فی صد)	انسانی ترقی کا عالمی معیار
امریکا	272	7819	31500	99	5.3	3
جاپان	126	4599	23100	99	4.7	4
جرمنی	82	2352	22100	99	5.2	14
فرانس	58	1540	22600	99	5.4	11
برطانیہ	59	1278	21200	99	5.2	10
اٹلی	57	1207	19536	98	5.4	19
ہالینڈ	15	392	19341	99	5.9	8
ڈنمارک	5.2	173	21502	99	7.4	15
بیلجیم	10	269.4	20852	99	5.2	5
سوئٹزر لینڈ	7.2	304	24432	99	5.2	12
آسٹریا	8.1	226	20907	99	5.8	16
آسٹریلیا	18	347	1912	98	5.5	7
برازیل	161	544.6	5500	80 عورت 83 مرد	4.6	79
کینیڈا	31	563	22400	99	7.6	1

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق

میری حسین یادیں

قسط : 8

حضور نے بڑی محبت اور پسندیدگی سے میرے حقیر تحفے کو قبول فرمایا

القائے ربانی تھا کہ خود میری اپنی تحت الشعور سے ابھری خواہش کہ 1982ء کے اواخر میں مجھے زبردست تحریک ہوئی کہ یکسو ہو کر اپنے پیارے آقا و امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قدمبوسی کیلئے حاضر ہو کر کچھ عرصہ ان کے زیر سایہ گزاروں۔

ربوہ پہنچنے پر دفتر خدمت درویشان تک میری رہنمائی کی گئی میرے ان دیکھے کرم فرما محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ان دنوں نظارت خدمت درویشان کے انچارج تھے، غائبانہ تعارف تو تھا لیکن کبھی ملے نہیں تھے۔ مجھے دفتر میں بٹھایا گیا۔ عجیب اتفاق یہ ہے کہ اسی دفتر سے ملحق دوسرے کمرے میں میرے ہموطن محترم سید عبدالحی صاحب سلمہ تشریف فرما تھے۔ ان کے ساتھ یہ اچانک ملاقات سونے پر سہاگہ ہوئی۔ مدتوں کے بچھڑے پھر ملے۔ میری رہائش کا سارا انتظام انہوں نے انتظامیہ کی خواہش کے مطابق بہ نفس نفیس خود فرمایا۔ میرے حصول مقصد کی راہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا احسان تھا کہ ایک میرے مزاج شناس ہموطن نے میرے آرام و آسائش کیلئے ذاتی دلچسپی لیکر بہترین انتظام فرمایا۔

دارالضیافت سے مسجد مبارک تک پہنچنے کیلئے بس ایک جست کا فاصلہ رہ گیا تھا کہ میری درِ محبوب تک رسائی ہوئی۔ اس میں اب کوئی رکاوٹ نہ تھی کھانے اور کچھ ستانے کے بعد اسی دن ظہر کی اذان میرے کان میں پڑی دوسرے لمحے میں میں مسجد مبارک میں پہنچ چکا تھا۔ اب چند منٹوں کی بات تھی وہ پلک جھپکتے گذر گئے۔ سامنے سے میرا پیارا آقا رحمہ اللہ تعالیٰ محراب میں سے تشریف آور ہوئے میرے دلی مقاصد کا پہلا حصول ان کے روئے انور کی زیارت سے نصیب ہوا فرضوں کی امامت کے بعد حضور بغیر پیچھے کیطرف دیکھے واپس تشریف لے گئے۔

بعد میں جتنا عرصہ بھی وہاں رہا میں نے نہ صرف صف اول میں بلکہ اپنے آقا کے عقب میں مرحوم صوفی غلام محمد صاحب۔ مرحوم محترم عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد محترم جناب دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کے شانہ بشانہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں جملہ نمازیں ادا کیں۔

ربوہ پہنچنے کے دوسرے روز میں نے محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کی خدمت میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری اور قدمبوسی کی اپنی خواہش عرض کی۔ اسی دن شام کو مجھے اطلاع ملی کہ بفضلہٖ تعالیٰ میرا مقصد سفر کل صبح دس بجے پورا ہوگا اور میں باریابی حاصل کروں گا۔ ملاقات کے دن صبح سویرے سے ہی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی گئیں تاوقتیکہ مجھے قصر خلافت کے ایک کمرے میں بٹھایا گیا۔ اس کمرے کے دو دروازے تھے۔ جس دروازے سے میں داخل ہوا اُس کے مقابل طرف میں دوسرا دروازہ تھا۔ یہ سوچتے ہوئے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اس مقابل کے دروازے سے تشریف لائیں گے میں ہمہ تن توجہ ہو کر اسی دروازے کیطرف نگاہیں جمائے کرسی پر بیٹھ گیا۔ میرے سامنے ایک چھوٹی سی پست میز تھی۔ کچھ منٹ گذرے ہوں گے کہ میرے پیچھے والے دروزے سے آہٹ آئی او رنور مجسم میرے پیارے آقا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اندر تشریف لائے۔ یہ میرے خلاف توقع بات تھی میں لازماً کچھ ہڑبڑا اٹھا۔ لیکن حضورؒ کے پر شفقت مصافحہ اور محبت بھرے معانقہ نے میری ساری حسیں پھر بحال کر دیں۔ حضور تشریف فرما ہوئے۔ مجھے بیٹھنے کا اشارہ ملا۔ اس طرح آقا اور غلام پانچ منٹ سے بھی زیادہ دیر ایک دوسرے کے بالمقابل بیٹھے رہے حضور نے تفصیلاً، میرے خاندان کے، جماعت احمدیہ سرینگر کے حالات دریافت فرمائے۔ اپنی بے بساطی اور بے بضاعتی کے باوجود ایاز اپنی قدر جانتے ہوئے بھی ایک حقیر سا تحفہ ساتھ لے گیا تھا۔ جسے بڑی محبت اور پسندیدگی سے قبول فرما کر فرمایا۔

”بڑی پیاری چیز ہے“

پھر اس ناچیز پر اپنی شفقت اور پیار کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

”کہاں ٹھہرے ہیں۔ کوئی تکلیف تو نہیں“

یہ لیل و نہار چلتے رہے اور میں حضور اقدس کی عنایات کا مورد رہا بلکہ جماعت کے بزرگان حضرت مولانا ابوالعطا صاحب مرحوم کہ ان کے ساتھ میرا بچپن سے تعارف تھا کی صحبت فضل عمر لائبریری کے اس وقت کے انچارج حضرت مولانا منیر الحق صاحب کی خدمت میں بلاناغہ حاضری، ربوہ میں مقیم کشمیری برادری کی پر خلوص دعوتیں، ان کی دعائیں ان سب کا بھی احسان مند رہا۔

ایک دن ہم فیصل آباد کیطرف سفر کیلئے گئے اُسی دن صبح کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو درخواست دی تھی کہ خاکسار کی حضور انور کے ساتھ الوداعی ملاقات کا انتظام فرمایا جائے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ ہم سمندری کے چک سے شام تک واپس آ ہی جائیں گے۔ لیکن ہم اسی دن واپس نہیں آسکے جب ہم دوسرے دن ظہر سے کچھ پہلے ربوہ پہنچے تو سیدھے مسجد مبارک گئے۔ جب نماز ہو چکی اگلی صف میں حسب معمول حضور کے بالکل پیچھے تھا۔ جب حضور واپس جانے لگے تو خلاف معمول کھڑے ہو کر میری طرف مڑ کر فرمایا ”عبد السلام صاحب آپ نہیں آئے“

میں تو اس سب سے بے خبر تھا میں نے عرض کیا ”حضور مجھے اطلاع نہیں ملی“ قربان جاؤں اپنے آقا پر فرمایا ”اچھا کل آجائیں“

اس سب کا پس منظر تو مجھے دارالضیافت اپنے کمرے میں واپس پہنچ کر ہی معلوم ہوا کہ کل دن کو ہی میری ڈھنڈیا پٹی تھی مجھے ہر جگہ تلاش کیا گیا تھا۔

الوداعی ملاقات میں حضور انور نے پھر مصافحہ او معانقہ سے مشرف فرمایا۔ دعاؤں اور بیش بہا تحفہ سے نوازا اور بڑے پیار کے ساتھ اپنے اس ادنیٰ ترین خادم کو رخصت فرمایا رخصت ہونے سے قبل ہی خاکسار نے دل میں تہیہ کر رکھا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے سال یعنی 1984ء میں مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے پھر سے حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ دوسرے سال حضور لندن کو ہجرت فرما گئے۔ اپنی بے بضاعتی کو دیکھتے ہوئے۔ یہ احساس ہونے لگا کہ شاید اب حضورؒ تک رسائی محال ہو گئی لیکن میرے قادر اور کارساز خدا نے میرے اس خدشہ کو غلط ثابت کیا اور ایسے ذرائع عطا فرمائے کہ لندن میں بھی آدھ درجن سے بھی زیادہ بار یہ عاجز اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کی خاص عنایات کا مورد رہا۔

(عبدالسلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر)

میرا گھر خوشیوں سے بھر گیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت وجود اور آپ کی یادیں ہر احمدی کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہیں اور ہر دل میں گھر کر چکی ہیں۔ لیکن میں ایک ایسے واقعے کا ذکر کر رہی ہوں جس سے میرا گھر خوشیوں سے بھر گیا اور اطمینان قلب نصیب ہوا اور اس واقعہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول کرتا تھا۔ یہ واقعہ حضور کی قبولیت دعا کا ایک زندہ معجزہ تھا جس کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ واقعہ یوں ہے کہ میرے بچوں کو بیلیہ Hyper bilonubinamia ہو جاتا تھا اور پیدائش کے پانچویں دن وفات ہو جاتی تھی۔ اس طرح سے میرے تین بچے فوت ہو گئے تھے۔ آخر میں میرے خاوند نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا اور ساری تفصیل بتائی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواباً تحریر کیا۔

”بچوں کی وفات کا پڑھ کر بڑی فکر ہوئی اللہ تعالیٰ فضل فرمائے آپ کی اہلیہ کے لئے نسخہ بھجوا رہا ہوں استعمال کروالیں۔ اللہ تعالیٰ زندہ رہنے والی نیک اور نرینہ اولاد سے نوازے“

پھر ساتھ ہی ہم دونوں میاں بیوی نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف میں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو وقف کرنے کا عہد کیا یہ عرصہ دو سال کا تھا۔ تو اس پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

”یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ نے میری تحریک وقف نو پر لبیک کہتے ہوئے آئندہ دو سال میں پیدا ہونے والی اولاد کو وقف کرنے کی سعادت پائی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی اُمیدیں پوری فرمائے نیک اور صالح اولاد سے نوازے۔“

پس میں نے کامل یقین سے حضور رحمہ اللہ کا بھجوایا ہوا نسخہ استعمال کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بچی عطا کی۔ یہ بچی جموں کے ایک اسپتال میں پیدا ہوئی اور معالج کے مشورے سے اسپتال میں علاج شروع کر دیا۔ اس بچی میں بھی پہلے بچوں کی طرح بیماری نے اپنا اثر دکھایا۔ اور بیلی پڑ گئی بڑی تشویش ہوئی آخر پانچواں دن آ ہی گیا کہ حالت بہت خراب ہو گئی ڈاکٹروں نے خون پورے کا پورا تبدیل کرنے کا مشورہ دیا۔ اور خون کا انتظام بڑی مشکل سے ہوا۔ گو وقتی پریشانی بہت زیادہ تھی مگر یقین تھا کہ ہم نے بچی کو قبل از پیدائش وقف کیا ہے اور حضور رحمہ اللہ کی دعائیں ہیں بچی کو کچھ نہیں ہوگا۔ آخر بچی کو ہم سے ڈاکٹروں نے لے لیا اور تھیٹر میں لے گئے کچھ دیر کے بعد ایک ڈاکٹر بچی کو خود اٹھائے ہوئے باہر آیا اور مجھے کہا اس کو دھوپ میں لے چلو دھوپ میں پہنچے تو ڈاکٹروں کا پورا اسٹاف موجود تھا ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ نے معائنہ کیا اس نے ہی بڑے اطمینان سے کہا بچی بالکل ٹھیک ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا معاملہ ہے کہ اچانک بچی کیسے صحت یاب ہو گئی تو میں بتانے ہی والی تھی خود ڈاکٹر نے کہا کسی کی دعا ہے وہ بزرگ کون ہے۔ اُس وقت میں نے ساری بات بتا دی اس پر ڈاکٹروں نے بتایا کہ بیماری اتنی بڑھ جانے پر بغیر خون تبدیل کئے یہ پہلا مریض ہے جو صحت یاب ہوا لیکن امید کوئی نہیں تھی۔ اس طرح سے میری بچی نے معجزانہ شفا پائی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دو بچیاں اور دو بچے عطا کئے جو کے میرے لئے اطمینان اور خوشی کا موجب بنے اور میرا ویران گھر بچوں سے آباد ہوا۔

(کلثوم بیگم چارکوٹ جموں و کشمیر)

۷ار اکتوبر کو دولاکھ رام بھگت ایودھیا میں اکٹھے ہوں گے

پورے ملک میں بدامنی و بے چینی کا خطرہ لاحق

وشو ہندو پریشد کے نائب صدر آچاریہ گری راج کشور نے کہا ہے کہ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ایودھیا میں جو کچھ ہوا وہ دراصل اتہاس کے ایک تاریک باپ کو مٹانا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تمام تاریخی ریکارڈ سائنسی تحقیق اور لوک کتھائیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایودھیا میں رام مندر موجود تھا۔ انہوں نے کہا ''بھارت ماتا کی چھاتی سے 750 سال پرانا کلنک ہٹایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد نہیں تھی بلکہ خطا کی ایک یادگار تھی جو بابر نے تعمیر کی تھی اور اس کو 1992 میں گرایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ہفتے سی بی آئی کی سپیشل عدالت نے ان کے خلاف بابری مسجد گرانے کے کیس میں جو فیصلہ کیا ہے اس کی انہیں کوئی فکر نہیں۔ اگر وہ مجھے پھانسی پر بھی چڑھادیں تو میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا۔ کہ مجھے بھگوان رام کی سیوا کا موقع ملا ہے۔ آچاریہ گری راج کشور نے کہا کہ بھاجپا رام مندر جنم بھومی آندولن کی بیساکھیوں پر مرکز میں اقتدار میں آئی تھی اسے مندر کے نرمان کیلئے قانون بنانا چاہئے۔ انہوں نے سرکار کو اس دلیل کو لچر قرار دیا کہ قانون بنانے کیلئے فارمولہ سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔

ایم ایم اے نے ایک فیصلے کے تحت کل پارلیمنٹ کے باہر ایک روزہ بھوک ہڑتال میں حصہ لیا جو کہ مشرف کے بطور صدر پاکستان یونائیٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی کو خطاب کرنے کیخلاف. تھی انہوں نے بینر اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ جنرل مشرف بنا الیکشن کے ایک غیر آئینی صدر ہے اور اسے یو این جی اے میں بطور صدر پاکستان کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے انہوں نے مشرف کے امریکہ جانے اور جمالی جو ایک منتخب وزیر اعظم ہے کو نظر انداز کرنے کیلئے صدر مشرف کی مذمت کی۔

ایم ایم اے نے مشرف کی ترمیم شدہ آئینی تجاویز کو مسترد کر دیا

مشرف کو یو این جی اے میں بطور صدر پاکستان نمائندگی کرنے کا حق نہیں۔ متحدہ مجلس عمل

پاکستانی صدر پرویز مشرف کو اس وقت بہت بڑا دھکا لگا جب متحدہ مجلس عمل نے ان کی ترمیم شدہ آئینی تجاویز کو مسترد کر دیا اور باقی اپوزیشن کے ساتھ شامل ہونے کا ارادہ کر لیا جو ان کو آرمی چیف کے عہدے سے ہٹانا چاہتی ہے۔ متحدہ مجلس عمل نے آج اعلان کیا کہ اس نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے اور وہ ماضی میں گورنمنٹ سے کوئی بات چیت نہیں کریگی۔

اس کے لیڈروں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ایم ایم اے کا ایک سہ رکنی وفد پردھان منتری میر ظفر اللہ خاں جمالی سے ملاقات کرے گا اور انہیں صدر مشرف کی پیکج کو مسترد کرنے بارے بتائے گا اور انہیں زور دیکر کہے گا کہ مشرف دسمبر 2004 تک آرمی چیف کا عہدہ چھوڑ دیں۔

ایم ایم کے ترجمان لیاقت بلوچ نے کہا کہ مذہبی پارٹیوں نے اس پیکج کو مسترد کر دیا کیونکہ اس میں صدر کی آرمی یونیفارم اس کے خاص اختیارات اور ججوں کی ریٹائر منٹ کی عمر کو نظر انداز کر دیا گیا تھا ایم ایم اے چاہتی ہے کہ مشرف. پارلیمنٹ اور اسمبلی کے ذریعے صدر بنیں نہ کہ ریفرینڈم کے طریقہ سے۔ بلوچ نے کہا کہ اس اہم مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا جس پر بات چیت کرتے ہوئے انہیں دس مہینے ہوگئے ہیں۔ ایم ایم اے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ گٹھ بندھن اب گورنمنٹ سے کوئی بات چیت نہیں کرے گا کیونکہ گورنمنٹ اپنے لاہور مذاکرات کے اس کے پاس خاطر خواہ اکثریت نہیں۔

رام جنم بھومی نیاس کے صدر مہنت نرتیہ گوپال داس نے کوچی میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے محکمہ آثار قدیمہ کی موافقانہ رپورٹ کے بعد نیاس پندرہ اکتوبر سے ایودھیا میں سرجو کے کناروں پر رام بھگتوں کا بھاری اجتماع کرے گا اور متنازعہ جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا مطالبہ کرے گا یہ پوچھے جانے پر کہ آیا اتر پردیش سرکار کی طرف سے کوئی اڑچن پیدا ہوگی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں پوری طرح علم ہے کہ ملائم سنگھ یادو نے چند سال پہلے کار سیوکوں کے ساتھ کیا کیا تھا لیکن ہم کسی بھی سرکار کو وارننگ دیتے ہیں کہ جو بھی رام بھگتوں کو دشمن بنائے گی وہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکے گی۔

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مسلسل آرام سے پیر اور پھیپھڑے کا خون جم سکتا ہے

امریکہ میں اس سے ہر سال ایک لاکھ لوگوں کی موت ہو رہی ہے

آرام فرمانا بند کریں اور ٹہلنا شروع کر دیں وگرنہ پیر اور پھیپھڑے کا خون جم سکتا ہے جس سے لوگوں کی موت ہو جاتی ہے۔ اس سبب سے امریکہ میں ہر سال ایک لاکھ لوگوں کی موت ہو رہی ہے۔ اس سے پیر کے نس میں خون جم جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ جما ہوا خون پھیپھڑے تک پہنچ جاتا ہے اس سے زیادہ تر مریضوں کی موت ہو جاتی ہے۔ موجودہ وقت میں لوگ آرام طلب ہوئے ہیں۔ زیادہ تر وقت لوگ بستر پر لیٹ کر یا آفس میں مسلسل بیٹھ کر گزارتے ہیں اس سے پیروں کی نس میں خون جم جاتا ہے اس کے علاوہ ہوائی جہاز میں سفر کرنے والی حاملہ عورتیں اور آپریشن کے مریضوں کا لگاتار آرام کرنے سے پیر کی نسوں کا خون جم سکتا ہے نس کے ذریعہ جما ہوا خون پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور پھیپھڑا کام کرنا بند کر دیتا ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

زیادہ تر معالجوں کو اس کی جانکاری نہیں ہے جس سے بیماری کا پتہ نہیں چل پاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر پیر کی نسوں میں درد محسوس ہو رہا ہو تو خون جمنے کی جانچ کروائی جائے۔ اور خون جمنے کی جانکاری ملتے ہی اس کا علاج کروایا جائے۔

نابالغ طوائفوں کی تعداد میں کثرت سے اضافہ

ایف بی آئی کی رپورٹ پر امریکہ میں ہلچل

امریکہ کے بڑے شہروں میں جسم فروشی کا دھندہ تیزی سے بڑھ رہا ہے پچھلے دنوں شعبہ تبدیلی قانون کے حوالے سے خبر دی گئی کہ کم عمر کی طوائفوں کی تعداد میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہوا ہے۔ ''دی نیوز ویک'' میگزین میں چھپی رپورٹ کے مطابق تین سال پہلے کی نسبت اب نابالغ طوائفوں کی تعداد میں ستر فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ سبھی درمیانہ واعلیٰ درمیانہ طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ خفیہ ایجنسی ایف بی آئی کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ان کی اوسط عمر تیرہ سال ہے۔ ان میں سے کچھ محض نو سال کی معصوم بچیاں ہیں۔ ایف بی آئی کی اس چونکا دینے والی رپورٹ سے امریکہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ پہلے امریکہ میں نابالغ طوائفوں کی بڑی تعداد ان لڑکیوں کی ہوتی تھی جو کسی وجہ سے گھر سے بھاگ جاتی تھیں۔ نیز غریب اور تنگ حال لڑکیاں اس دھندے میں دھکیل دی جاتی تھیں۔ اب ماہرین کا کہنا ہے کہ درمیانی طبقہ کے خاندانوں کی زیادہ تر لڑکیاں اس میں ملوث ہو رہی ہیں۔ بچوں کے حقوق کیلئے لڑنے والی تنظیم کے مطابق دلالوں کی تعداد میں اضافہ کے باعث اب بڑی تعداد میں معصوم لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر اس کام میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ یہ دلال اس جگہ دیکھے جاسکتے ہیں جہاں اسکول میں چھٹیوں کے دوران چھوٹی چھوٹی لڑکیاں جمع ہوتی ہیں۔ فی الحال ایف بی آئی نے لاس اینجلس اور نیویارک سمیت تیرہ بڑے شہروں کی نشاندہی کی ہے جہاں معصوم بچیوں کو اس دھندہ میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

(ہفتہ وار اہمیت ایشیاء 18/24 / اگست 2003)

مسجد کو لیکر دیوبندیوں اور بریلویوں میں جھگڑا لوگوں نے پتھر بازی کی اور تلواریں نکالیں

صوبہ جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی شہر کے مین روڈ پر واقع اقراء مسجد پر قبضہ کو لیکر بریلوی دیوبندی فرقوں کے درمیان پچھلے دنوں جم کر ہنگامہ ہوا اس دوران لوگوں نے پتھر بازی کی اور تلواریں بھی نکالیں محمد قیوم الدین سمیت چار لوگ زخمی ہوئے حالات بگڑتے دیکھ کر حکومت نے پولیس تعینات کر دی دوپہر بارہ بجے سے شام ساڑھے چھ بجے تک بریلویوں اور دیوبندیوں کے درمیان جھگڑا ہوتا رہا ان دونوں فرقوں کو شانت کرنے کیلئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا بعد میں دونوں فرقوں نے آپس میں بیٹھ کر بات چیت کرنے کیلئے رضامندی کا اظہار کیا۔

یہ جھگڑا مسجد اقراء کی نگرانی و دیکھ بھال کو لیکر ہوا چونکہ اس مسجد کو بنوانے میں بریلوی فرقے کے ایک نمائندے صابر انصاری کا بڑا ہاتھ تھا مگر کچھ عرصہ سے دیوبندی فرقہ کے تبلیغی جماعت والوں نے اس مسجد پر اپنا قبضہ کیا ہوا تھا یہ معاملہ عدالت میں لایا گیا اور ہائی کورٹ نے ویلفئر سوسائٹی رانچی کے تحت بریلوی فرقہ کے ایک نمائندہ صابر انصاری کو اسکی نگرانی اور صدارت کرنے کا فیصلہ دیا۔ اس فیصلہ کو لیکر دیوبندی فرقے کے اور تبلیغی جماعت کے لوگوں نے جھگڑا شروع کیا۔ ظہر کی نماز کے لئے دیوبندی فرقہ کے امام جونہی مصلی میں گئے بریلوی فرقہ کے لوگوں نے ان کو کھینچ کر مسجد سے باہر نکال دیا۔ اب اس وقت اس علاقہ میں بریلوی اور دیوبندی فرقوں کے درمیان کافی مخالفت چل رہی ہے۔ اور کفر کے فتوے جاری ہو رہے ہیں۔ (پربھات خبر رانچی 19.9.03)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol :52 | Tuesday | 7-14 October 2003 | Issue No. 40-41

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

آپ دینی اور روحانی اجتماع کے لئے اکٹھے ہورہے ہیں، اللہ اس اجتماع کو بہت بابرکت فرمائے اور آپ کے دل انوار اور برکات سے بھر دے

آپ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں۔ آپ کی آئندہ نسلیں بھی روحانی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوں

پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 8-9- اکتوبر 2003 بروز بدھ، جمعرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

لندن

30-9-03

پیارے انصار اللہ قادیان بھارت

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ دینی اور روحانی اجتماع کے لئے اکٹھے ہورہے ہیں۔ اللہ اس اجتماع کو بہت بابرکت فرمائے اور آپ کے دل انوار اور برکات سے بھر دے ان دنوں میں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گذاریں۔

اس موقع پر میں آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے پاکیزہ الفاظ میں چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دوسری شاخ جو میرے مشن کے متعلق ہے میری تعلیم ہے۔ ...... اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو۔ اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افتراء مت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذاء مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ ...... اور چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہر گز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے اور چاہئے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے" (روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 187 تا 188)

اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق بخشے اور آپ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق پائیں۔ آپ کی آئندہ نسلیں بھی روحانی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہوں۔ اللہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خیر و عافیت سے اپنے گھروں کو لوٹیں۔ خدا حافظ و ناصر۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفة المسیح الخامس

شاعر خوشنوا ثاقب زیروی

ہو گیا ہم سے جدا شاعر پیارا خوشنوا
گونجتی تھی جس کی گلشن میں صدائے دلربا
وہ بہادر تھا نہ ڈرتا تھا کسی طوفان سے
پرچم حق و صداقت وہ لہراتا تھا سدا
قلم سے باطل کا سینہ پھاڑ دیتا تھا ہمیش
اپنے نغموں سے معطر کرتا تھا ساری فضا
حضرتِ ثاقب رہے پیہم سدا مصروف کار
گرچہ آئے ان کے جسم و جان پر بھی ابتلا
عاشقِ ختم رُسل تھا خادمِ خلفائے دیں
اپنے قول و عہد میں ثابت رہا وہ باوفا
آج ہم غمگین ہیں اپنے پیارے کیلئے
پر ہیں راضی ہم سبھی جو بھی ہے مولیٰ کی رضا
پیارے ثاقب پر خدا کی رحمتیں ہوں بے شمار
اپنی قربانی کے پاویں اپنے مولیٰ سے ثمار

(خواجہ عبدالمؤمن اوسلو ناروے)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔